99

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرہویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

بدھ، 18-مارچ2009

(یوم الاربعاء، 20-ربیع الاول1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلۡأَرۡضِ ٱلۡمَلِكِ ٱلۡقُدُّوسِ ٱلۡعَزِيزِ ٱلۡحَكِيمِo هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلۡأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُواْ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡحِكۡمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبۡلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍo وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُواْ بِهِمۡۚ وَهُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُo ذَٰلِكَ فَضۡلُ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلۡفَضۡلِ ٱلۡعَظِيمِo

سُوۡرَةُ الجُمُعَة آیات 1 تا 4

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب خدا کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہےo وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمد کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھےo اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں) سے نہیں ملے اور وہ غالب حکمت والا ہےo یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہےo

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے
حضور آپ جو سن لیں تو بات بن جائے
حضور آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے
تجلیات سے بھر لوں میں اپنا کاسہ جام
کبھی جو ان کی گلی میں قیام ہو جائے

جناب سپیکر: آج میں دلی طور پر آپ تمام معزز اراکین کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ requisition کے مطابق اجلاس کا ایجنڈا صوبے میں امن وامان کی صورت حال پر بحث تھی جو آج بھی جاری رہے گی۔ جو اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں۔ جی، رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جس طرح سے آپ نے تمام معزز ممبران کو لانگ مارچ اور عدلیہ کی بحالی کے حوالے سے مبارکباد دی ہے، میں بھی آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ان دنوں میں آپ نے جن نامساعد حالات میں اجلاس کی کارروائی کو جاری رکھا ہے اور جس طرح سے جمہوریت کے ساتھ اور اس معزز ایوان کے ساتھ آپ نے اپنی commitment show کی ہے میں بھی اس پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک resolution پیش کرنا چاہتا ہوں جو اسی سے متعلق ہے جو آپ نے اپنے ابتدائی کلمات میں فرمایا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ تحریک پیش کروں۔

جناب سپیکر: تحریک پیش کریں:

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

رانا ثناء اللہ خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عدلیہ کی بحالی کے تاریخی فیصلے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے عدلیہ کی بحالی کے تاریخی فیصلے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے عدلیہ کی بحالی کے تاریخی فیصلے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

عدلیہ کی بحالی کے تاریخی فیصلہ کا خیر مقدم اور اس میں جدوجہد کرنے والی جماعتوں کے لئے خراج عقیدت کا پیش کیا جانا

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان عدلیہ کی بحالی کے 16-مارچ2009 کے تاریخی فیصلے کا خیر مقدم کرتا ہے اور اسے عوامی امنگوں کی ترجمانی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان عدلیہ بحالی کی تاریخ ساز جدوجہد کرنے پر وکلاء، میڈیا سول سوسائٹی اور تمام سیاسی جماعتوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان اس دو سالہ جدوجہد کے دوران اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے وکلاء اور سیاسی کارکنوں کو بھی زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس تاریخی تحریک میں مسلم لیگ (ن) کے کردار اور خصوصاً میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قائدانہ صلاحیتوں کو زبردست خراج

تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اس تحریک کو عوامی امنگوں کے مطابق منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔

یہ ایوان اس تحریک کے دوران پاک افواج کے کردار کو بھی سراہتا ہے۔ عدلیہ بحالی کی اس تحریک کی کامیابی نے ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کی سیاسی قیادت بڑے سے بڑے بحران کو پرامن انداز سے حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

یہ ایوان اس امید کا اظہار کرتا ہے کہ یہ فیصلہ نہ صرف پاکستان کے عوام کی تقدیر بدل کر رکھ دے گا بلکہ اقدام عالم میں پاکستان کو باوقار مقام دلوانے میں اہم کردار بھی ادا کرے گا۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان عدلیہ کی بحالی کے 16-مارچ 2009 کے تاریخی فیصلے کا خیر مقدم کرتا ہے اور اسے عوامی امنگوں کی ترجمانی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان عدلیہ بحالی کی تاریخ ساز جدوجہد کرنے پر وکلاء، میڈیا سول سوسائٹی اور تمام سیاسی جماعتوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان اس دو سالہ جدوجہد کے دوران اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے وکلاء اور سیاسی کارکنوں کو بھی زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس تاریخی تحریک میں مسلم لیگ (ن) کے کردار اور خصوصاً میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قائدانہ صلاحیتوں کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اس تحریک کو عوامی امنگوں کے مطابق منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔

یہ ایوان اس تحریک کے دوران پاک افواج کے کردار کو بھی سراہتا ہے۔ عدلیہ بحالی کی اس تحریک کی کامیابی نے ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کی سیاسی قیادت بڑے سے بڑے بحران کو پرامن انداز سے حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

یہ ایوان اس امید کا اظہار کرتا ہے کہ یہ فیصلہ نہ صرف پاکستان کے عوام کی تقدیر بدل کر رکھ دے گا بلکہ اقوام عالم میں پاکستان کو باوقار مقام دلوانے میں اہم کردار بھی ادا کرے گا۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان عدلیہ کی بحالی کے 16-مارچ2009 کے تاریخی فیصلے کا خیر مقدم کرتا ہے اور اسے عوامی امنگوں کی ترجمانی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان عدلیہ بحالی کی تاریخ ساز جدوجہد کرنے پر وکلاء، میڈیا سول سوسائٹی اور تمام سیاسی جماعتوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان اس دو سالہ جدوجہد کے دوران اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے وکلاء اور سیاسی کارکنوں کو بھی زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس تاریخی تحریک میں مسلم لیگ (ن) کے کردار اور خصوصاً میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قائدانہ صلاحیتوں کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اس تحریک کو عوامی امنگوں کے مطابق منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔

یہ ایوان اس تحریک کے دوران پاک افواج کے کردار کو بھی سراہتا ہے۔ عدلیہ بحالی کی اس تحریک کی کامیابی نے ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کی سیاسی قیادت بڑے سے بڑے بحران کو پرامن انداز سے حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

یہ ایوان اس امید کا اظہار کرتا ہے کہ یہ فیصلہ نہ صرف پاکستان کے عوام کی تقدیر بدل کر رکھ دے گا بلکہ اقوام عالم میں پاکستان کو باوقار مقام دلوانے میں اہم کردار بھی ادا کرے گا۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ایک resolution اور بھی ہے تو پہلے اس کا question ہو جائے اس کے بعد جو ممبران اس پر اظہار خیال کرنا چاہیں گے تو پھر آپ انہیں ٹائم دے دیں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! اس میں اگر اور اضافہ فرمادیں کہ 16-مارچ کو عدلیہ کی آزادی کے دن کے طور پر منایا جائے اور اس ایوان سے اور بالخصوص پاکستان مسلم لیگ کی قیادت سے میری یہ گزارش ہے کہ وہ میاں محمد نواز شریف کو پاکستان مسلم لیگ کا قائد نہ کہیں بلکہ قائد انقلاب پاکستان کہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں آپ سے ایک تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبائی اسمبلی پنجاب کے اراکین کو خراج تحسین پیش کرنے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبائی اسمبلی پنجاب کے اراکین کو خراج تحسین پیش کرنے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبائی اسمبلی پنجاب کے اراکین کو خراج تحسین پیش کرنے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

صوبہ میں غیر آئینی گورنر راج کے نفاذ کے دوران اراکین کو اپنے نظریات پر قائم رہنے اور دباؤ برداشت کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان گورنر راج کے غیر آئینی نفاذ کے دوران ارکان اسمبلی کو اپنے نظریات پر قائم رہنے، ہر قسم کا دباؤ برداشت کرنے اور دی جانے والی ترغیبات کو ٹھکرا کر اصولی مؤقف پر اپنی قیادت کا ساتھ دینے پر زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ تمام ارکان اسمبلی مشکل کی ہر گھڑی اور ہر امتحان میں ہمیشہ اپنی قیادت کے شانہ بشانہ جدوجہد کریں گے اور کسی لالچ، خوف یا دباؤ کا شکار نہیں ہوں گے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان گورنر راج کے غیر آئینی نفاذ کے دوران ارکان اسمبلی کو اپنے نظریات پر قائم رہنے، ہر قسم کا دباؤ برداشت کرنے اور دی جانے

والی ترغیبات کو ٹھکرا کر اصولی مؤقف پر اپنی قیادت کا ساتھ دینے پر زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ تمام ارکان اسمبلی مشکل کی ہر گھڑی اور ہر امتحان میں ہمیشہ اپنی قیادت کے شانہ بشانہ جدوجہد کریں گے اور کسی لالچ، خوف یا دباؤ کا شکار نہیں ہوں گے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان گورنر راج کے غیر آئینی نفاذ کے دوران ارکان اسمبلی کو اپنے نظریات پر قائم رہنے، ہر قسم کا دباؤ برداشت کرنے اور دی جانے والی ترغیبات کو ٹھکرا کر اصولی مؤقف پر اپنی قیادت کا ساتھ دینے پر زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ تمام ارکان اسمبلی مشکل کی ہر گھڑی اور ہر امتحان میں ہمیشہ اپنی قیادت کے شانہ بشانہ جدوجہد کریں گے اور کسی لالچ، خوف یا دباؤ کا شکار نہیں ہوں گے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں نے روایتاً یہ قرارداد پیش کی ہے اور ایوان نے اسے متفقہ طور پر منظور کیا ہے۔ میں اس معزز ایوان کے ممبران کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی مثال پنجاب میں ہی نہیں بلکہ پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی کہ جب ایک سویلین ڈکٹیٹر کی صورت میں ایک شخص نے ہر قسم کا لالچ، ہر قسم کا دباؤ ممبران پر ڈالا، جن ممبران کے عزیز اور رشتہ دار سرکاری عہدوں پر ملازمت کر رہے ہیں ان پر اس حوالے سے دباؤ ڈالا غرض کوئی ایسی ترغیب نہیں چھوڑی گئی کہ ممبران کو خائف کیا جائے اور ان کے ضمیر کو خریدا جائے یا دبایا جائے لیکن آفرین ہے کہ الحمد للہ ہماری پوری تعداد میں سے صرف ایک خاتون لیلیٰ مقدس نے ضمیر فروشی کی۔

معزز ممبران: شیم، شیم۔ لوٹی، لوٹی۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: اس نے اپنا ضمیر بیچا ہے۔ وہ کس قیمت پر بیچا ہے وہ اللہ ہی جانتا ہے یا وہ خاتون خود جانتی ہے لیکن اس نے اپنا ضمیر بیچا ہے۔ وہ خاتون پاکستان مسلم لیگ (ن) کی خواتین کی مخصوص سیٹ پر منتخب ہوئی تھی۔ ان کی انتخابات میں ایک دمڑی بھی خرچ نہیں ہوئی تھی اور پہلے امتحان میں ہی اس نے ضمیر فروشی کی۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے تمام ممبران اور خواتین ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اپنی اور اپنی پارٹی کی لاج رکھی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کے اس عمل سے نہ صرف وطن عزیز پاکستان کے اندر بلکہ بیرون ممالک میں بھی جو روایت رقم کی گئی ہے اس کی قدر کی جارہی ہے اور کسی حد تک پاکستان کا کھویا ہوا وقار بحال ہوا ہے۔ ہم نے پاکستان کے اس image کو حاصل کرنے کے لئے ابھی بہت لمبا سفر کرنا ہے جو پاکستان مسلم لیگ (ن) کی آخری حکومت کے دور میں تھا۔ بفضل اللہ تعالیٰ پہلا قدم بہت نیک ہے کہ آج عدلیہ آزاد ہے اور عدلیہ کے چیف جسٹس وہ ہیں جنھوں نے ایک فوجی آمر کو چیلنج کیا تھا۔

جناب والا! ہم میں سے کوئی ایک شخص چاہے وہ خاتون ہے یا مرد ہے، وہ قوم کے سامنے شرمندہ اور شرمسار نہیں ہے۔ اس پر فخر کرنا مناسب نہیں ہے لیکن ہم عزت کے ساتھ سر بلند کر سکتے ہیں کہ ہم نے قومی مفاد کو اول رکھا ہے اور ذاتی مفادات جو ہم سب کو پیش کئے گئے تھے وہ کسی نے نہیں چنے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ وہ ہاؤس ہے جس کو آنے والی نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے اور آپ کی وساطت سے پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ میں نے چاروں فوجی آمروں کا دور دیکھا ہے۔ میں ان چاروں اسمبلیوں کا ممبر رہا ہوں۔ میں نے بڑے بڑے لیڈر اس ملک میں آتے ہوئے دیکھے ہیں کہ جنھوں نے کئی قسم کے ڈرامے رچائے۔ یہاں پر بیٹھے ہوئے ممبران اس بات کے گواہ ہیں کہ کسی کو کوئی لالچ نہیں دیا گیا اور کوئی وعدہ نہیں کیا گیا کہ ہمارے ساتھ کھڑے رہو گے تو وزارت ملے گی، مشاورت ملے گی۔ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف نے ایک ہی اپیل کی تھی اور اس پر ہی ان سب خواتین اور مرد ممبران نے جواب دیا کہ عدلیہ کو بحال کرانا ہے، چیف جسٹس کو بحال کرانا ہے اور ہم نے عدلیہ کو آزادی دلوانی ہے، انھوں نے کہا کہ میرے ساتھ چلو گے تو یہ سب ان کے ساتھ چلے ہیں۔ آپ نے اور ساری قوم نے بلکہ بیرون ملک بھی طاقتوں نے تسلیم کیا کہ اگر پاکستان میں کوئی لیڈر ہے تو میاں محمد نواز شریف

ہے کہ جس کے ایک نعرے پر ہزاروں نہیں، لاکھوں لوگ اپنے گھروں سے باہر نکل آئے اور اپنے قائد کا ساتھ دیا۔

معزز ممبران:

قدم بڑھاؤ نواز شریف
ہم تمھارے ساتھ ہیں

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! مجھے بہت دکھ ہوتا ہے کہ کچھ لوگ اپنی گڈی چمکانے کے لئے اور اپنی غلط شہرت بنانے کے لئے ایک غلط نعرہ پھیلا رہے ہیں کہ یہ صرف پنجاب کا مسئلہ تھا۔ اگر یہ پنجاب کا مسئلہ تھا تو پھر بلوچستان کے بارڈر کو کیوں بند کیا گیا، سرحد کے بارڈر کو کیوں بند کیا گیا، سندھ پنجاب کے بارڈر کو کیوں بند کیا گیا اور ہمارے جو قافلے سندھ، بلوچستان اور سرحد سے آ رہے تھے ان کو بارڈر بند کر کے کیوں روکا گیا؟ ان کو جب روکا گیا تھا تو انھوں نے وہیں پر سڑکوں پر بیٹھ کر دھرنا دیا۔ یہ ملک کا مسئلہ تھا، یہ ساری قوم اور چاروں صوبوں کا مسئلہ تھا اور ایک شخص جس پر سارے صوبے اعتماد کرتے ہیں اور وہ شخص میاں محمد نواز شریف ہے۔

معزز ممبران:

چاروں صوبوں کی آواز
میاں نواز میاں نواز

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! ایک وقت وہ بھی تھا جب یہی پیپلز پارٹی اپنی قائد محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کے کئے ہوئے اقرار کا پابند سمجھتی تھی۔ یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ ان کو قتل کیا گیا، کس نے کیا ہے تو آج تک ان کی پارٹی اور قیادت نے اس کی F.I.R درج نہیں کروائی لیکن وہ جو عہد قوم کے ساتھ کر کے گئیں، وہ عہد نامہ جسے Charter of Democracy کہتے ہیں انھوں نے اس کا بھی خیال نہیں رکھا۔ اب جب انھوں نے مسلم لیگ کے قائد اور مسلم لیگ کی عوامی طاقت دیکھی تو بفضل اللہ تعالیٰ کیونکہ فضل اسی اللہ تعالیٰ کی ذات کریم کا ہے کہ اب وہ کہتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ Charter of Democracy پر عمل کیا جائے۔

جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہے اور سارے وطن نے دیکھا ہے کہ صبح جب وزیر اعظم کی طرف سے اعلان ہوا کہ ہم چیف جسٹس اور باقی جج صاحبان چاہے وہ سپریم کورٹ کے ہیں یا ہائی کورٹ کے ہیں ان کو بحال کرتے ہیں تو اسی وقت میاں محمد نواز شریف صاحب نے لانگ مارچ کو ختم کیا کیونکہ میاں محمد نواز شریف تخریب کار نہیں، ان کا کوئی ذاتی مقصد نہیں، ان کی کسی کے ساتھ جنگ نہیں، ان کا کسی کے ساتھ اختلاف نہیں، صرف اور صرف وطن کی محبت اور وطن کی خدمت کا جذبہ تھا کہ اسی وقت انھوں نے call دے دی کہ اب ہمارا لانگ مارچ ختم ہوتا ہے کیونکہ ہمارا مطالبہ منظور ہو گیا ہے۔ اگر وہ چاہتے تو وزیر اعلیٰ کی بحالی تک اسلام آباد کی طرف چلتے رہتے تو ان کے فرشتے بھی میاں شہباز شریف کو بحال کرتے کیونکہ اس وقت قوم کا دباؤ اس قسم کا تھا کہ اگر وہ چاہتے تو 17 ویں ترمیم کا مطالبہ کرتے اور جو کچھ بھی چاہتے تو اس وقت کروا سکتے تھے لیکن نہیں، انھوں نے چاہا کہ ملک میں امن رہے۔ آپ نے دیکھا کہ جتنے گھنٹے بھی ان کا یہ کارواں چلتا رہا کہیں ایک street lamp نہیں ٹوٹا اور کسی نے کسی درخت کی شاخ اور پتے کو بھی نہیں توڑا، کسی کے دروازے اور کھڑکی کے شیشے کو نہیں توڑا بلکہ دوسری طرف سے دھمکیاں آ رہی تھیں۔ ان کے لئے تو آنسو گیس کھلونا بن چکی ہے۔ وہ انسانی جان کو کچھ نہیں سمجھتے لیکن یہ حقیقت ہے کہ آئی جی پنجاب جو ان کا پٹھو ہے، جو سیاسی آئی جی لگایا گیا ہے وہ اس وقت سیاست کر رہا ہے اور ملازمت سرکار نہیں کر رہا۔ اس نے وہاں پر گولی چلانے کا حکم دے دیا تھا۔

معزز ممبران: شیم، شیم۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان اشخاص کو بھی شاباش کہنا چاہوں گا کہ جنھوں نے قوم کی طرف دیکھا اور غیر قانونی اور غیر آئینی حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ وہ سروس سے مستعفی ہو گئے لیکن گولی چلانے کا حکم pass on نہیں کیا۔ وہ لاہور کا D.C.O بھی تھا جو مستعفی ہو گیا اور غالباً ایک دو S.P بھی تھے جن میں لاہور کا S.P Investigation اور گوجرانوالہ کا ایک S.P تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے پھر ایک نئی تاریخ رقم کی ہے کہ آمر کا حکم آئینی ہو تو وہ تو کوئی نہیں کہے گا کہ نہ مانے کیونکہ آئین کا ہم بھی احترام کرتے ہیں اور اس کا ہر افسر کو احترام کرنا بھی چاہئے لیکن جہاں انسانی جانیں لینے کا غیر آئینی حکم دیا گیا تھا تو انھوں نے انکار کیا۔ میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی وساطت سے اپنے ساتھیوں خصوصاً ان خواتین اور حضرات کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنی پارٹی کی لاج رکھی اور اپنے ملک کی خدمت میں ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، شوکت عزیز بھٹی صاحب!

راجہ شوکت عزیز بھٹی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! 16-مارچ کا دن پاکستان کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ 16-مارچ سوموار کے دن اس پاکستان کے قائد انقلاب کو اللہ تعالیٰ نے یہ انقلابی کام کرنے کی استطاعت دی کیونکہ انہیں ایک آمر نے اپنی جان چھڑانے کے لئے یہاں سے نکال کر مدینہ شریف بھیج دیا تھا لیکن کالی کملی والے کے صدقے جب وہ آئے تو عوام کے دلوں میں جگہ بنی۔

انقلاب دل سے نکلتا ہے جب قلب میں تبدیلی آتی ہے

لوگوں کے دلوں میں وہ تبدیلی آئی کہ میاں محمد نواز شریف قائد انقلاب بنے۔ آپ دیکھیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں موقع دیا تو 16-مارچ سوموار کا دن کتنا باعث برکت دن ہے کہ میرے آقا حضرت محمد ﷺ بھی اس دنیا میں سوموار کے دن تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو سوموار کا دن تھا، آپ ﷺ کو فتح مکہ ہوئی تو سوموار کا دن تھا، قرآن پاک کا آپ ﷺ پر نزول ہوا تو سوموار کا دن تھا، حجر اسود منعقد کرنے کی تقریب شروع کی تو سوموار کا دن تھا اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے عدلیہ کی آزادی کی ابتداء کی نوعیت بھی 16-مارچ سوموار کی صبح کو میرے قائد کو ملی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: بھٹی صاحب! ذرا جلدی wind up کریں تاکہ میں نماز کے لئے وقفہ کروں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اس floor پر یہ قرارداد آنی چاہئے کہ آئندہ 16-مارچ سوموار کے دن کو عدلیہ کی آزادی کے دن کے طور پر پنجاب میں منایا جانا چاہئے۔ اگر ہماری پارٹی کو حکومت ملے تو اس بات کو وفاقی سطح پر بھی لے آئیں۔

جناب سپیکر: آپ کو اس سلسلے میں کوئی تحریک یا قرارداد لانی چاہئے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! یہ گزارش میں اپنے اس وقت کے قائد سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب یا ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب سے کرتا ہوں کہ یہ متفقہ طور پر اس بات کے لئے قرارداد لائیں کیونکہ یہ تاریخی event ہے۔ یہ اس قائد انقلاب کی مہربانی اور ان کی دانشمندی کا نتیجہ ہے جنہوں نے ایک انقلاب 28- مئی 1998 کو برپا کیا، انہیں پانچ دفعہ ٹیلیفون آئے لیکن پھر بھی چھ ایٹمی دھماکے کئے اور اس ملک کی بقاء اور سلامتی کی ضمانت بنے۔ آج 16 کروڑ عوام انصاف کو ترس رہے تھے۔ میں اس ملک کے تمام طبقوں بالخصوص کالے کوٹوں اور کالے کیمرے والوں کا بھی ذکر کروں گا کہ انہوں نے بھی اس تحریک میں اتنا ہی حصہ لیا جتنا باقی تمام طبقات اور سیاسی پارٹیوں نے لیا کیونکہ ان کے بغیر یہ کام اس حد تک ممکن نہ تھا۔ میں میڈیا والوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران خواتین اور بھائیوں کو جنہوں نے عزت کو اپنی ماں اور غیرت کو اپنے باپ کا درجہ دیا ہے کیونکہ کوئی بِکا نہیں، کوئی جھکا نہیں۔ تاریخ آپ سب کو انشاء اللہ سنہری حروف سے یاد کرے گی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب نماز کے لئے آدھے گھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے اور ٹھیک پونے سات بجے ہم دوبارہ ملیں گے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے آدھے گھنٹہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے آج اس اہم بحث میں حصہ لینے کا موقع دیا۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ:-

کبھی تاج و تخت و سپاہ سے کوئی معتبر نہ ہو سکا
جو حسین ہے وہ حسین ہے جو یزید ہے وہ یزید ہے

جناب سپیکر! 16-مارچ کو ایک فیصلہ ہو گیا تھا، ایک تقسیم ہو گئی تھی کہ پاکستان میں کون سی عوام حسین کے ساتھ ہے اور کون سی یزید کے ساتھ ہے۔ کون حسینیت کا علمبردار ہے اور کون یزیدیت کا پرچار کرتا ہے اور کون رسوائی کے ساتھ ہے اور کون عزت و وقار کے ساتھ ہے۔ مجھے یہ بات کہنے میں بھی کوئی عار نہیں ہے کہ قائد پاکستان جیسا کہ ابھی میرے بھائی نے کہا تھا کہ قائد انقلابِ پاکستان، میں سمجھتا ہوں کہ آج وہ مسیحا پاکستان ہیں انہوں نے پاکستان کی تاریخ میں دو مرتبہ انکار کر کے پاکستانی قوم کو زندہ و جاوید کیا تھا۔ مجھے 28۔ مئی 1998 کا وہ دن بھی یاد آ رہا ہے کہ جب کلنٹن کے پانچ فون آئے لیکن میرے قائد نے چھ دھماکے کر کے یہ بات کہی کہ نہیں، میں نے اپنی قوم کو زندہ و جاوید کرنا ہے۔ میں نے پاکستان اور پاکستانی قوم کو دنیا کی نظروں میں سر فخر سے بلند کر کے جینے کا موقع دینا ہے۔ اس کے بعد 16-مارچ کا دن آیا پھر میرے قائد کو امریکن سفیر، پولیٹیکل آفیسر اور پاکستان کی سکیورٹی، پاکستان کی ایجنسیاں بار بار کہہ رہی تھیں کہ سکیورٹی کا خطرہ ہے آپ باہر نہ نکلیں لیکن قائد نے کہا نہیں، میں نے اپنی پاکستانی قوم کے لئے اس ملک میں عدلیہ کی بحالی کے لئے، اس ملک میں عدلیہ اور میڈیا کی بحالی کے لئے نکلنا ہے پھر قائد میاں محمد نواز شریف جب اپنے گھر سے باہر نکلے تو میں نے وہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور چشم فلک بھی انسانوں کا انبوہ دیکھ رہی تھی جہاں سر ہی سر نظر آ رہے تھے اور میں یہ بات بڑے یقین سے کہتا ہوں کہ میں نے اپنی بوڑھی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو جو کہ گھریلو تھیں ان کی آنکھوں میں ایک چمک تھی، ان کی آنکھوں میں یہ بات بار بار نظر آ رہی تھی، وہ یہ سمجھ رہی تھیں کہ یہ ہماری قوم کا نجات دہندہ ہے جو قوم کو ساتھ لے کر چلا ہے اور ان کی آنکھیں میرے قائد میاں محمد نواز شریف کو پکار پکار کر کہہ رہی تھیں کہ:

گردشیں لوٹ گئیں تیری بلائیں لے کر
اپنے ہی کاندھوں پر اپنی چتائیں لے کر
ہر شہر میں گھٹن تھی عارف
جب تو آیا تھا تازہ ہوائیں لے کر

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ 16-مارچ کا دن اس پاکستانی قوم کے لئے ایک انقلاب کا دن تھا اور مجھے یہ بات کہنے میں بھی عار نہیں ہے کہ پاکستان کی قوم کو زندہ و جاوید کرنے میں میاں محمد نواز شریف نے اپنا کلیدی کردار ادا کیا ہے اور انہوں نے یہ بات ثابت کی ہے کہ آج اگر کوئی پاکستان کا نہیں بلکہ اُم اسلام کا لیڈر ہے تو وہ صرف اور صرف میاں محمد نواز شریف ہے۔ میں اسی بات پر اتفاق کروں گا اور اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے ساتھیوں کو اور خصوصاً یونیفیکیشن گروپ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنھوں نے لالچوں کے انبار میں، وزارتوں کو پاؤں کی ٹھوکروں پر رکھتے ہوئے اور دس دس کروڑ کے چیکوں کو پاؤں کے جوتے کی نوک پر رکھتے ہوئے یہ کہا کہ نہیں ہم نے اپنی قوم کو اس طرف لے کر جانا ہے جہاں میرٹ کا بول بالا ہوگا، جہاں جمہوریت ہوگی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، چودھری عبدالغفور صاحب!

چودھری عبدالغفور: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ 16-مارچ کا دن جیسے میرے بھائی بتا رہے تھے کہ یقیناً یہ پاکستان کی تاریخ کا ایک بڑا اہم ترین دن ہے۔ جب پوری قوم ایک دوراہے پر کھڑی تھی۔ ایک طرف پاکستان کا مستقبل تھا اور دوسری طرف وہ لوگ تھے جو اس ملک اور قوم کی روح پر گہرے زخم لگانا چاہتے تھے۔ جب اس صوبے کے اندر میرے قائد میاں محمد شہباز شریف نے بطور چیف منسٹر یہاں پر فرائض منصبی سنبھالا اور within a few months پورا پاکستان اس چیز کا گواہ ہے بلکہ پوری دنیا اس چیز کی گواہ ہے کہ جناب شہباز پاکستان نے ایک انقلاب برپا کیا۔

جناب والا! پھر کیا ہوا؟ ایک سازش ہوئی اور وہ سازش پاکستان اور پاکستان کے اداروں کے خلاف تھی۔ وہ سازش particularly پنجاب اسمبلی کے خلاف تھی اور جب پنجاب کے اس گورنر نے آئین کے آرٹیکل 234 کا غلط استعمال کرتے ہوئے اس وقت یہاں پر گورنر راج لگایا جب پنجاب تعمیر و ترقی کے راستے پر گامزن تھا، جب ہر شخص کو انصاف مل رہا تھا اور ہر غریب کو 2 روپے کی روٹی مل رہی تھی۔ ایجوکیشن اور ہیلتھ سیکٹر کے اندر ایک انقلاب برپا ہو گیا تھا جب شہباز پاکستان پنجاب کی طرف سے سندھ کو گندم سپلائی کر رہے تھے اور کہیں تحفے میں گندم دی جا رہی تھی اور کہیں بلوچستان کے اندر کارڈیالوجی سنٹر بنائے جا رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ پاکستان کے دوست نہیں ہو سکتے۔ وہ اس قوم کے دوست کہلوانے کے حقدار نہیں ہیں جنہوں نے اس تعمیر و ترقی کا راستہ روکا اور میرے قائد میاں محمد نواز شریف آج issues کی سیاست کر رہے ہیں، پاکستان اور اس کے اداروں کے تحفظ کی سیاست کر رہے ہیں اور ہم نے ہمیشہ یہ کہا اور قائد میاں محمد نواز شریف کہتے رہے کہ مجھے پاکستان کی ضرورت ہے، پاکستان کے اداروں کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے اور اس ملک کو استحکام دینے کی ضرورت ہے۔

جناب والا! میں آج پنجاب اسمبلی کے اس floor پر کھڑے ہو کر کہتا ہوں کہ آپ نے اس بُرے وقت میں جو پنجاب اسمبلی اور پنجاب کی عوام پر بہت برا وقت تھا، آپ نے اسمبلی ہال کے اندر اور پھر کبھی پنجاب اسمبلی کی سیڑھیوں پر جو اجلاس منعقد کئے۔ I think this is the first time in the history of Pakistan کہ آپ نے اتنا bold step لیا اور میں سمجھتا ہوں کہ 2009 کے اندر رہ کر وہ کام ہوا جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پاکستان کے اندر اگر عدلیہ آزاد ہوئی ہے اور میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے عدلیہ کی آزادی کی جنگ لڑی ہے یہ بھی پاکستان کے اندر پہلی دفعہ ہوا ہے اور میرے بھائی ابھی بتا رہے تھے کہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف کو threat کرنے کی کوشش کی جاری تھی، کبھی بتایا جا رہا تھا کہ آپ کے خلاف کچھ calls trace ہوئی ہیں کہ میاں محمد نواز شریف آپ کی جان کو خطرہ ہے۔ کبھی American ambassador انہیں ٹیلی فون کر رہی تھی اور کبھی میاں محمد شہباز شریف کو ٹیلی فون کر کے یہ کہہ رہی تھی کہ میاں محمد نواز شریف کو باہر نکلنے سے روکا جائے ان کی جان کو خطرہ ہے۔ پوری دنیا کے اندر ایک عجیب ماحول تھا اور ایک عجیب scene create ہوا تھا۔ پوری دنیا کی نظریں پاکستان اور پاکستانی قوم کے اس لیڈر پر لگی ہوئی تھیں لیکن میاں محمد نواز شریف نے یہ ثابت کیا کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ کبھی کسی سے نہیں ڈرتا اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا پھر وہ سب سے ڈرتا ہے پھر میرے قائد نکلے اور پھر انہیں اس دن صبح ایک خط دیا گیا کہ جناب آپ کو نظر بند کیا گیا ہے اور آپ کو نظر بند کیا جاتا ہے۔ میرے قائد نے کہا کہ ہم کسی ایسے غیر آئینی اور غیر قانونی آرڈر کو نہیں مانتے اور اس دن پوری پاکستانی قوم کو یہ لوگ لانگ مارچ سے روکنا چاہتے تھے کہ لاہور سے یہ لانگ مارچ ہو گا اور اسلام آباد لوگ جائیں گے اور ان کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ جو 16-مارچ کو

عدلیہ آزاد ہوئی ہے ہم نے اپنے مقاصد 11-مارچ کو ہی حاصل کر لئے تھے۔ جب میرے قائد کو نظر بند کرنے کی بات ہو رہی تھی تو پوری قوم یہ کہہ رہی تھی کہ:

آباد رہیں گے ویرانے شاداب رہیں گی زنجیریں
جب تک دیوانے زندہ ہیں پھولیں گی پھلیں گی زنجیریں
یہ جو زنجیروں سے باہر ہیں آزاد انہیں بھی مت سمجھو
جب ہاتھ کٹیں گے ظالم کے اس وقت کٹیں گی زنجیریں

جناب سپیکر! میں اس چیز کا چشم دید گواہ ہوں جب اس ایوان کے اندر بیٹھے ہوئے لاء منسٹر صاحب ایک اوپن وہیکل کے اندر سوار تھے اور ہمارے دوسرے لوگ بھی اس کے اندر سوار تھے اور اپنی جان کی پروانہ کرتے ہوئے میرے قائد میاں محمد نواز شریف اکیلے گھر سے نہیں نکلے بلکہ یہ چیز بڑی اہم ہے کہ ان کا پورا خاندان ان کے ساتھ نکلا اور ان کے تمام ساتھی ان کے ساتھ نکلے اور دیکھتے ہی دیکھتے انسانوں کا ایک سمندر تھا۔ میاں محمد شہباز شریف نے کچھ دن پہلے ہی کہا تھا کہ ابھی ہم جہلم نہیں پہنچیں گے کہ ان کی ٹانگیں کانپ جائیں گی اور عدلیہ کو آزاد کرنا پڑے گا لیکن وہ تو شاہدرہ تک برداشت نہیں کر سکے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ سوموار کا یقیناً ایک مقدس ترین دن تھا کہ ربیع الاول شریف کا مہینہ ہے اور ٹائم بھی فجر کا تھا جس وقت پاکستانی قوم کو یہ خوشخبری ملی۔

جناب والا! میں آج میاں محمد نواز شریف کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آج انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ اقتدار ہمارا مسئلہ نہیں، ہمارا مسئلہ پاکستان ہے اور پاکستان کے ادارے ہیں اور اب کوئی ڈکٹیٹر اس ملک پر شب خون نہیں مار سکتا اور اب کوئی ڈکٹیٹر گن پوائنٹ پر اس ملک اور اس ملک کے اداروں پر قبضہ نہیں کر سکے گا اور اب پاکستان کے اندر آج عدلیہ آزاد ہے اور میرے قائد کے ساتھ جہاں پوری قوم تھی وہاں امریکن نیوز پیپر اٹھا کر دیکھئے، پورا میڈیا دیکھئے اور اس موقع پر میں on the floor پاکستان کے میڈیا کو سلام پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس میں پاکستان کے میڈیا کا بڑا اہم role تھا اور آج میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کے اندر media war ہے اور ہم نے as a Muslim, as a nation اپنا image build up کرنا ہے اور اس کے اندر میڈیا کا سب سے اہم role ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میڈیا نے اپنا role احسن طریقے سے نبھایا ہے۔

جناب سپیکر! جب ہم گھر سے نکلے تھے، میں آپ کو ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ چھ چھ ماہ کے بچوں کو لوگ لے کر سڑکوں پر کھڑے تھے اور پردہ دار خواتین کھڑی تھیں، ان کی آنکھوں میں دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا کہ یہی وہ مسیحا ہے جس نے اس قوم کو صحیح اور سیدھے راستے پر لے کر چلنا ہے، یہی میاں محمد نواز شریف ہے جس نے اس قوم کو ایشیا کا ٹائیگر بنانا ہے اور یہی وہ میاں محمد نواز شریف ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے میری ان جوان بہنوں کو ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کہہ رہی ہوں کہ اب کسی جامعہ حفصہ اور پاکستان کی بیٹیوں پر کسی کو گولی چلانے کی اجازت نہیں دے گا۔ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے جو میرے قائد کی گاڑی کے ساتھ دوڑ رہے تھے ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ بچے کہہ رہے ہوں ہاں یہی وہ پاکستانی قوم کا لیڈر ہے جو کبھی باجوڑ اور مسجد کے اندر حافظ قرآن بچوں پر کسی کو بمباری کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔

جناب والا! پورے ملک کے اندر لانگ مارچ ہوا ہے اور آج جو لوگ پاکستان سے دشمنی کرنا چاہتے ہیں اور جو اس system کو collapse کرنا چاہتے ہیں اور جو اس system کو جام کرنا چاہتے ہیں میں انہیں آج on the floor یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے پاکستان اور پاکستانی قوم پر سازشوں سے باز آئیں کیونکہ آج اگر یہ ملک ہے تو ہماری ماں اور بہنوں کے سروں پر دوپٹے محفوظ ہیں اور آج پھر سازشیں ہو رہی ہیں اور پھر کوئی press conference کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! آج ہم ان لوگوں کو warn کرنا چاہتے ہیں جو اس سسٹم کے خلاف ہیں کہ آج پاکستان کا چیف جسٹس افتخار محمد چودھری ہے اور اب پاکستان کے اندر ہر شخص کو انصاف ملے گا اور میں آج انہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

جس کا ڈر تھا کہ جلا دے گی آشیاں میرا
وہ چنگاری ہم نے اپنے لہو سے بجھا دی ہے

جناب والا! جب میرے قائد نکلے تو بالکل ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کہہ رہے ہوں۔

جب راہ وفا میں نکلو تو گھر نہیں رہتا
آنکھوں میں آنسو، شانوں پر سر نہیں رہتا
جب تیر ترازو بن جائے تو پھر کسی کا ڈر نہیں رہتا

جناب سپیکر! میں آج آپ کو اور آپ کے role کو جس کو پنجاب اور پاکستان بلکہ پوری دنیا دیکھ رہی تھی اس پنجاب اسمبلی کے ایوان کو سلام پیش کرتا ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں کہ عدلیہ کی آزادی پاکستان کی بقا کی جنگ تھی۔ اب پاکستان کو کچھ نہیں ہوگا۔ یہ ملک قائم رہنے کے لئے بنا تھا۔ اب اس ملک کے خلاف کوئی سازش نہیں ہو سکے گی۔ میں نے اس دعا کے ساتھ اپنی بات ختم کر دی کہ:

یارب! میری ارض پاک پہ اترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
یہاں جو پھول کھلے وہ کھلا رہے برسوں
یہاں سے خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو
یہاں جو سبزہ اُگے وہ سرسبز رہے صدیوں
اور ایسا سبز جس کی کوئی مثال نہ ہو
یارب! میرے کسی بھی ہم وطن کے لئے
حیات جرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

جناب سپیکر! اللہ کریم آپ سب کا اور اس قوم کا حامی و ناصر ہو۔ بہت شکریہ

خواجہ محمد اسلام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا بھول گیا ہوں۔ ہمارے ایک معزز ممبر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے اس ایوان کے منسٹر اوقاف جن کی حال ہی میں تیسری شادی ہوئی ہے تو اس میں، میں آپ کی وساطت سے پورے ایوان اور پورے پنجاب کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ان کے ولیمہ کا 23۔مارچ کا دن رکھا گیا ہے اور انشاء اللہ اس کا ٹائم باقاعدہ وہ بعد میں بتائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، کاشف صاحب!

راؤ کاشف رحیم خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جب عدلیہ کی بحالی کے لئے دھرنے کا اعلان کیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: راؤصاحب! آپ اپنی بات کریں، ادھر کیا دیکھ رہے ہیں؟

راؤکاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ جب عدلیہ کی بحالی کے لئے دھرنے کا اعلان کیا گیا تو سمندری میں مقامی پولیس نے مسلم لیگی ناظم ملک خالد بلال کے گھر چھاپہ مارا۔ان کے نہ ملنے پر ان کے اہل خانہ سے بد تمیزی کی اور مقامی پولیس نے من گھڑت ایف آئی آر درج کر کے non bailable offence لگا کر ان کے cousins کو گرفتار کیا اور بھرے بازار میں سر عام ان پر تشدد کیا اور پھر ان کے باقی تمام دوستوں کو دکانوں سے اٹھا کر ان پر بھی تشدد کیا۔ ابھی تک وہ مسلم لیگی کارکن remand پر ہیں اور وزیر اعظم کے اعلان کے باوجود ابھی تک انھیں اس مقدمے سے فارغ نہیں کیا گیا۔

(اس مرحلہ پر حاجی احسان الدین قریشی ایوان میں داخل ہوئے
تو معزز ممبران نے ڈیسک بجا کر ان کو شادی کی مبارکباد دی)

لہذا میری گزارش ہے کہ ہوم سیکرٹری پنجاب اور آئی جی پنجاب کو direction دی جائے کہ مسلم لیگی ناظم ملک خالد بلال ہمراہ پچاس نامعلوم افراد پر جو مقدمہ درج کیا گیا ہے اسے خارج کیا جائے اور جو لوگ گرفتار ہیں انھیں فوراً رہا کیا جائے۔شکریہ

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے بھی مبارک باد دینی ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: شکریہ۔جناب سپیکر! 16۔مارچ کے حوالے سے مجھ سے پہلے بہت سارے فاضل ممبران نے بات کی ہے۔16۔مارچ پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم دن ہے۔ بلا شبہ قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قیادت کی وجہ سے مسلم لیگ (ن) کے کارکنان کی وجہ سے، اس میں جماعت اسلامی اور تحریک انصاف کے لوگ بھی ہمارے ساتھ تھے، اس میں وکلا ہمارے ساتھ تھے، میڈیا ہمارے ساتھ تھا، سول سوسائٹی ہمارے ساتھ تھی اور جیسے میرے قائد نے کہا تھا کہ محترمہ بے نظیر کی روح بھی ہمارے ساتھ ہوگی اور واقعی ان کے جیالوں کی دعائیں بھی ہمارے ساتھ تھیں میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم نکتے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، میرا تعلق شہر لاہور اور اندرون شہر

سے ہے۔میرے حلقے کے بہت سے لوگ پتنگ بازی کے کام سے وابستہ ہیں اور ہر سال لاہور میں بسنت کا تہوار منایا جاتا ہے مگر بسنت کے تہوار کی وجہ سے بہت سی معصوم جانیں ضائع بھی ہوتی رہیں اور یہی وجہ تھی کہ ہم نے اس سال بسنت نہ منانے کا فیصلہ کیا مگر میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ صرف لانگ مارچ کی تیاری روکنے کے لئے ایک مکروہ سازش تیار کی گئی اور عوام کے مزاج اور سوچ کے خلاف بسنت کی اجازت دی گئی۔ڈور کی وجہ سے ایک بچی کی گردن کٹ گئی اور وہ مر گئی، دو بچے کرنٹ سے جاں بحق ہوئے اور اس دن جواندھی گولیاں چل رہی تھیں ان سے بہت سارے لوگ زخمی ہوئے۔ میں کل میو ہسپتال میں ایک نوجوان کی خبر لینے گیا اسے بھی ایک اندھی گولی لگی تھی اس کا liver and lungs damage ہو چکے تھے۔اس کا والد مر چکا ہے، والدہ کینسر کی مریضہ ہے، اس کی دو بہنیں ہیں اور وہ واحد کفیل تھا۔میں اسمبلی کے floor پر کہنا چاہتا ہوں کہ اس سارے کردار کے اصل ملزم کا نام سلمان تاثیر ولد ایم ڈی تاثیر ہے اور اس وقت اس کی رہائش گورنر ہاؤس میں ہے۔میری ارباب اقتدار اور اعلیٰ عدالتوں سے یہ گزارش ہے کہ اس پر قتل اور اقدام قتل کا مقدمہ درج کرنا چاہئے اور اسے انصاف کے کٹہرے میں لانا چاہئے۔وہ بچیاں ہم سب کی بچیاں تھیں، وہ ہماری ہی بیٹیاں تھیں جو آج قبروں میں سو رہی ہیں اور ان کے گھروں میں ماتم ہے۔اس شخص نے صرف لانگ مارچ کو flop کرنے کے لئے بسنت کا شوشہ چھوڑا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلو، وہ بات ہو گئی ہے اب اگلی بات کریں۔اگر آپ عدلیہ کے بارے میں کوئی بات کہنا چاہتے ہیں تو کہیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ بات ریکارڈ اور تاریخ میں رہنی چاہئے کہ اس ساری گھناؤنی سازش کا اصل کردار سلمان تاثیر تھا۔پاکستان زندہ باد۔

جناب سپیکر: شکریہ۔جی، الیاس چنیوٹی صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم بھی لائن میں ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ان کا بھی خیال کریں، وہ بھی آپ کے ساتھی ہیں۔چنیوٹی صاحب! میں گزارش کروں گا کہ مختصر بات کریں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اس تحریک کی کامیابی میں جہاں میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، افتخار محمد چودھری، وکلاء، سول سوسائٹی، ہمارے اراکین اور میڈیا کا کردار ہے وہاں میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھی ہمارے اوپر تھا چونکہ حدیث پاک ہے کہ "ید اللہ علی الجماعت" اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھی جماعت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس وقت میاں محمد نواز شریف لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی جماعت کے لیڈر تھے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے ساتھ تھی۔ میں نے سنا اور دیکھا کہ بہت ساری بوڑھی مائیں راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس تحریک کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگ رہی تھیں اور نفل پڑھ رہی تھیں۔ آج بھی مجھے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے فون آئے اور وہاں کے دوستوں نے بتایا کہ آپ کی اس تحریک کی کامیابی کے لئے ہم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بیٹھ کر روزے رکھے ہیں اور دعائیں کی ہیں اس لئے میں اس کامیابی پر پوری پاکستانی قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب والا! اس تحریک کے دوران پیپلز پارٹی نے لالچ بھی دیئے اور دھمکیاں بھی دیں کہ اگر آپ ہماری بات نہیں مانیں گے تو ہم اپنی حکومت لا کر آپ کے فنڈز روک لیں گے لیکن میں اپنی جماعت کے خواہ وہ مرد ہوں یا خواتین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ہمارے ساتھ جو فارورڈ یا یونیفیکیشن بلاک ملا ہے میں ان سب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے کسی لالچ اور طمع کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایک نظریے کا ساتھ دیا۔ میاں محمد نواز شریف صاحب کی اس تحریک نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جب مقصد نیک ہو، قیادت مخلص ہو اور عوام پُر جوش ہو تو پھر کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔

جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

جناب سپیکر! لانگ مارچ میں کشمیر اور ملک کے چاروں صوبوں کی عوام نے شرکت کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ مسئلہ صرف پنجاب کا نہیں تھا بلکہ پورے پاکستان کی سولہ کروڑ عوام کا تھا اس لئے میں اس تحریک کی کامیابی پر اپنے قائد میاں محمد نواز شریف صاحب اور صدر پاکستان مسلم لیگ میاں محمد شہباز شریف صاحب، چیف جسٹس افتخار محمد چودھری صاحب، تمام وکلاء، سول سوسائٹی اور میڈیا کے تمام نمائندوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب طاہر خلیل سندھو صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! آپ کے پاس لسٹ ہے۔

جناب سپیکر: جی، میرے پاس لسٹ ہے لیکن کچھ حقوق ہوتے ہیں، ذرا ان کو ملحوظ رکھیں۔ جی، خلیل طاہر صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: شکریہ۔ میں نے پڑھا تھا۔

ہم اگر آج خواب دیکھیں گے لوگ کل انقلاب دیکھیں گے
ہم گزر کر لہو کے موسم سے سولیوں پر گلاب دیکھیں گے

جناب سپیکر! جہاں پر قائدین کی بہتات نے قیادت کا فقدان پیدا کر دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر 17 کروڑ عوام کی ایک ہی قیادت میاں محمد نواز شریف صاحب نے جو دلیرانہ قدم اٹھایا ہے I will be very short کہتے ہیں کہ نیک کام کا آغاز بہت مشکل ہوتا ہے لیکن اس کا انجام قوموں کی تقدیر بدل دیتا ہے۔ اسی طرح 15 تاریخ کی شروعات تھیں، وہ لگتا تھا بڑی مشکل تھیں لیکن خادم اعلیٰ نے اعلان کیا تھا کہ ہم جہلم نہیں پہنچیں گے تو اس سے پہلے عدلیہ بحال ہو چکی ہو گی لیکن جہلم سے بھی 90 میل پہلے یہ فیصلہ ہو گیا بلکہ یہ انصاف ہو گیا کہ عدلیہ بحال ہو گئی۔ افتخار محمد چودھری صرف ایک فرد کا نام نہیں ہے بلکہ ایک تحریک کا نام تھا جو کامیاب ہوئی ہے۔ میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ان کی عظمت دیکھئے کہ جس وقت ان کا نوٹیفکیشن جاری ہوا تو اس کے بعد انھوں نے کسی بھی شخص سے ملنے سے انکار کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ چونکہ اب میں چیف جسٹس کے منصب پر فائز ہو گیا ہوں لہذا اب میں اپنے ایسے دوستوں سے نہیں ملوں گا جنھوں نے بہت قربانیاں دی ہیں۔

جناب والا! میں آج یہاں پر میڈیا کو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں پر کچھ چینل بند ہوئے وہاں پر 17 کروڑ عوام کا ہر فرد ایک channel کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ آپ دیکھیں، وہ کہتے ہیں کہ جب قومیں جوش میں آتی ہیں تو پھر بادشاہیاں ہل جاتی ہیں۔ آج پوری 17 کروڑ عوام جیتی ہے۔ عوام اس لئے جیتی ہے کیونکہ قائد کا جذبہ ٹھیک اور نیک تھا۔ یہ صرف پنجاب کی جنگ نہیں تھی۔ ہم نے آج فیصل آباد بار کونسل میں مولانا فضل الرحمٰن کا داخلہ تاحیات اس لئے بند کیا ہے کیونکہ اس نے وفاق کے خلاف بات کی ہے۔ اس نے وحدانیت کے خلاف بات کی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں تنگ نظری سے کام نہیں لینا چاہئے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ نے بھی اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے دلیرانہ کردار ادا کیا ہے۔ ان مشکل اور نامساعد حالات میں آپ نے سیڑھیوں پر بیٹھ کر اور اپنی طبیعت کے ناساز ہونے کے باوجود بھی اجلاس منعقد کیا ہے اس پر میں آپ کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہوں گا کہ:-

وہ صبح کبھی تو آئے گی
وہ صبح کبھی تو آئے گی
جب کالی صدیوں کے سر سے رات کا آنچل ڈھلکے گا
جب امبر جھوم کے ناچے گا
جب دھرتی نغمے گائے گی
وہ صبح کبھی تو آئے گی
وہ صبح کبھی تو آئے گی
مانا کہ تیرے میرے ارمانوں کی قیمت کچھ بھی نہیں
مٹی کا بھی کچھ مول ہے پیارے انسانوں کی قیمت کچھ بھی نہیں
انسانوں کی عصمت جب جھوٹے سکوں میں نہ تولی جائے گی
وہ صبح کبھی تو آئے گی
وہ صبح کبھی تو آئے گی

جناب سپیکر: جی، رضوان گل صاحب!

جناب رضوان نوویز گل: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے احسان قریشی صاحب کو تیسری شادی اور چودھری عبدالرزاق ڈھلوں صاحب کو دوسری شادی پر مبارکباد دینا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ relevant رہیں۔

جناب رضوان نوویز گل: میں ان کو مبارک باد دینا چاہوں گا اور ان سے وہ گر بھی پوچھنا چاہوں گا کہ وہ یہ شادیاں کیسے کر لیتے ہیں کیونکہ میری تو ایک شادی بھی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: آپ یہ مبارکباد ان کے پاس جا کر دیں۔

جناب رضوان نوویز گل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تعریف اس خدا کی جس نے میاں محمد نواز شریف صاحب کو پاکستان کی قوم کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ 16 مارچ کو تاریخی فیصلہ ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میاں صاحب نے جو بات اپنے جلسوں میں کہی تھی کہ آپ اسلام آباد یہ نیت کر کے جائیں کہ ہمیں اپنے مفاد کے لئے نہیں، میاں صاحبان کی بحالی کے لئے نہیں بلکہ صرف پاکستان کے لئے، عدلیہ کی بحالی کے لئے اور قانون کی بالادستی کے لئے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات نے پوری قوم کی دعاؤں کی بدولت میاں محمد نواز شریف صاحب کو کامیابی سے نوازا ہے۔ میں آپ کو سلام پیش کرتا ہوں کیونکہ آپ نے اس عمر میں بھی جس جرأت اور دلیری کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔

جناب سپیکر: میں بھی آپ کو سلام پیش کرتا ہوں۔

جناب رضوان نوویز گل: جناب سپیکر! آپ نے جس دلیری اور جرأت مندانہ طریقے سے اسمبلی کے اجلاس کو سیڑھیوں پر چلایا ہم نے اس تاریخی اجلاس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میں تیسرا سلام اپنے اس نوجوان ممبر کو پیش کرنا چاہوں گا جو اس وقت اسمبلی میں موجود نہیں، ان کا نام سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس تاریخی اور خوشی کے موقع پر آج ان کو بھی credit جاتا ہے۔ میں نے سردار صاحب کے ساتھ دس دس گھنٹے سفر کیا ہے اور میں نے ہمیشہ انھیں نوجوانوں سے دس قدم آگے پایا ہے۔ ہم پنجاب کے مختلف اضلاع میں گئے ہیں، سپریم کورٹ کی تاریخوں میں گئے ہیں لیکن کبھی بھی میں نے سردار صاحب کے چہرے پر تھکاوٹ کے آثار نہیں دیکھے۔ اس حوالے سے پنجاب اسمبلی نے اہم کردار ادا کیا۔ میں پنجاب کے عوام کو بھی سلام پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے جن نمائندوں کو منتخب کر کے اسمبلی میں بھیجا، ان کے حوالے سے آج پنجاب کے عوام کا سر فخر سے بلند ہے۔ ان ممبران نے تمام offers کو ٹھکرا دیا، پیسوں اور وزارتوں کی offers کو ٹھکرا دیا اور ان تمام offers کو جوتے کی نوک پر رکھا۔ یہ team منتخب کر کے سردار صاحب نے میاں صاحب کے حوالے

کی تھی۔ یہ انہی کے بورڈ کے فیصلے ہیں جو آج اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں۔ اس کے علاوہ میں media کو بھی سلام پیش کرتا ہوں کیونکہ اس ساری تحریک میں media کا بڑا role رہا ہے۔ میں پنجاب پولیس کو بھی سلام پیش کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا۔ انہوں نے بھی پوری ذمہ داری سے پاکستان کا شہری ہونے کے ناتے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ میں تاجر حضرات کو بھی سلام پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! 25۔فروری کا فیصلہ آیا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ امریکہ سے dictation لینے والے لوگ ہیں۔ یہ قطعاً اس ملک کے ساتھ مخلص نہیں ہیں۔ یہ اس ملک کی ترقی و خوشحالی نہیں چاہتے۔ میاں صاحبان کا کیا قصور تھا؟ آپ دیکھیں کہ اس ایک سال کے عرصہ میں شہباز پاکستان نے صوبہ پنجاب کے لئے کیا کچھ نہیں کیا؟ میاں صاحب کے دور میں غریب لوگوں کو جو روٹی دو روپے میں مل رہی تھی آج وہی روٹی پانچ روپے میں مل رہی ہے۔ میاں صاحب نے تعلیم کے حوالے سے ہر ضلع میں جا کر بچوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ محکمہ صحت کو دیکھ لیں کہ ہسپتالوں میں ادویات مفت مہیا کی جا رہی ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جس طرح 16۔مارچ کا فیصلہ آیا ہے اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب میاں صاحبان بھی بحال ہوں گے اور میاں محمد شہباز شریف صاحب اپنی اسی نشست پر آ کر بیٹھیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، رانا محمد افضل صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! 16۔مارچ کا دن پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے ایک یادگار دن ہو گا۔ پاکستان کے عوام اور مسلم لیگ کی قیادت نے بالخصوص جس جرأت مندی کا ثبوت دیا ہے وہ ہمیشہ اچھے لفظوں میں یاد رکھا جائے گا۔ میاں صاحب نے ایک بار پھر جو Leadership کی quality دکھائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی وجہ سے آج پاکستان کے عوام اپنے آپ کو تنہا محسوس نہیں کر رہے۔ پاکستان کے عوام کا مورال بلند ہوا ہے۔ آج پاکستان میں stock exchange اور property کے rates ایک بار پھر سے اوپر جانے شروع ہو گئے ہیں۔ Leadership کی جو مثال قائم ہوئی یہ اپنی مثال آپ ہے۔ میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی Leadership میاں محمد نواز شریف صاحب، میاں محمد شہباز شریف صاحب اور تمام دوسرے مسلم لیگ (ن) کے قائدین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں Media کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس نے ایک

تحریک بنانے میں عوام کی امنگوں اور جذبات کی صحیح طور پر ترجمانی کی ہے۔media نے عوام کو اس تحریک کے لئے تیار کیا اور عوام کو بروقت اطلاعات پہنچائیں۔اس بروقت اطلاع پر جس طرح عوام باہر نکلے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔

جناب سپیکر! جہاں ہماری اعلیٰ عدلیہ بحال ہوئی ہے وہاں کچھ لوگ بے حال ہو گئے ہیں اور وہ بے حال لوگ آج بھی سازشیں کر رہے ہیں۔آج بھی ان کے بیانات میں سے دھواں اور بدبو آ رہی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان اور پنجاب بالخصوص سازشوں کے اس چنگل سے ابھی آزاد نہیں ہوا۔میں پنجاب اسمبلی کے مرد، خواتین تمام ممبران کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جن کا بہت بڑا مول لگانے کی کوشش کی گئی لیکن وہ ڈٹے رہے اور قائم رہے۔انشاء اللہ تعالیٰ وہ ان سازشوں کو ایک بار پھر سے چکنا چور کر دیں گے اور پنجاب کے اندر عوام کی حکمرانی قائم ہو گی۔ہم اپنے اپنے حلقے سے عوام کے نمائندے ہیں، حلقے کے عوام پنجاب کے عوام اور بالخصوص پاکستان کے عوام آج ہم سے خوش ہیں کہ ہم نے ان کی ایماندارانہ نمائندگی کی۔میں فارورڈ بلاک کے ان ساتھیوں کو جو عوام کی ترجمانی کرتے ہوئے ڈٹے ہوئے ہیں، اپنے مؤقف پر قائم ہیں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

میں سندھ کارڈ کے بارے میں ضرور بات کرنا چاہوں گا۔ہمارے لئے یہ شرمندگی کی بات ہے کہ پاکستان کی وہ جماعتیں جو اپنے آپ کو بڑی سیاسی جماعتیں کہتی ہیں انہوں نے ایک بڑی ہی نیچ حرکت کرتے ہوئے اپنے مشکل وقت کے اندر ایک ایسی چیز کو چھیڑنے کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کو رہنے دیں اور touch نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے تو میں رہنے دیتا ہوں لیکن میں اس کی مذمت ضرور کروں گا۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔اس پر بات نہ کریں۔

رانا محمد افضل خان: جناب والا! انسانیت کی بات نہیں ہونی چاہئے؟

جناب سپیکر: نہیں ہونی چاہئے۔

رانا محمد افضل خان: میں ایک بار پھر آپ کے role کو، پنجاب اسمبلی کے ممبران کے role کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ طیبہ ضمیر صاحبہ!

محترمہ طیبہ ضمیر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ٥ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ٥ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ٥ مَـٰلِكِ يَوۡمِ ٱلدِّينِ٥ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ٥ ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ٥ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ٥ آمین

جناب سپیکر: آمین۔

محترمہ طیبہ ضمیر: جناب سپیکر! You are pride of us. میں سب سے پہلے میڈیا والوں کو salute کرتی ہوں۔ ان کی عظمت کو، ان کے institution کو، کیمرہ مینوں کو، رپورٹروں کو جنہوں نے بھی پاکستان کے لئے، اپنی قوم کے لئے، اس کے وقار کے لئے، عدلیہ restoration کی تحریک کے لئے جو اپنا کردار ادا کیا ہے وہ تاریخ میں سنہری حروف کے ساتھ لکھا جائے گا۔ قوم کو انہوں نے awake کیا، قوم کو بیدار کیا، ان کو احساس ذمہ داری سمجھایا اور ساتھ ساتھ وہ چلتے رہے۔ 9-مارچ کو جس وقت چیف جسٹس کو ایک غیر آئینی طریقے سے پرویز مشرف نے depose کیا اور چیف جسٹس نے انکار کیا تو اس وقت وکلاء برادری، سول سوسائٹی اور political parties نے عہد کر لیا کہ اس انکار کو ہم اقرار میں بدلیں گے۔ میں اپنی اسمبلی کے تمام جرأت مند ممبران کو سلام پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔ انہوں نے جس انداز میں اپنے ووٹروں کا بھرم رکھا ہے اور جو ذمہ داری اور ایمانداری ان کے کندھوں پر سونپی گئی تھی اس میں ان کے سامنے نہ کوئی ترغیبات، کوئی لالچ اور نہ کوئی حرص سب ان کے سامنے بے معنی ہو کر رہ گئیں۔ آج وہ چٹان کی طرح مضبوط ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو منہ دکھانا ہے۔ جو mandate لے کر وہ یہاں پر پہنچے ہیں عوام ان سے یہی demand کرتے ہیں کہ وہ ثابت قدم رہیں اور ان کے پایہ استقلال میں کوئی جنبش نہیں آنی چاہئے۔ میں نے ٹی وی چینلز کو کھولا تو اس پر وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی سے ایک صحافی نے سوال کیا کہ میاں صاحبان کا اگلا لائحہ عمل کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ میاں صاحب نہ کہئے۔ ان کا نام ہے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز

شریف۔ یہ بات اچھی لگی اور وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے جس طرح سے عوام کے مزاج کو دیکھ لیا اور جس طریقے سے اپنا کردار ادا کیا وہ بھی قابل ستائش ہے اور پاک فوج نے بھی ایک احسن کردار ادا کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آئندہ وقتوں میں 62 سالہ تاریخ میں جو دھبے لگے ہیں، جو عوام کو دکھ ملے ہیں، جو اداروں میں دراڑیں پڑی ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ٹھیک ہو جائیں گی۔ 15۔مارچ اور 16۔مارچ ایک قومی دن تھا، ایک تاریخی دن تھا۔ اللہ رب العزت نے میاں محمد نواز شریف کو ایک ایمان افروز، سیرت اور بصیرت کے ساتھ وہ ولولہ اور عزم دیا جب وہ اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر سرفروشی کا جذبہ لے کر باہر نکلے۔ میں کہتی ہوں کہ وہ سعادت مند ایم پی ایز، ایم این ایز، منسٹرز، پولیس اور رفقاء کار جو ساتھ تھے وہ کتنے مبارک تھے۔ ہم لوگ تو راولپنڈی میں دھرنے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمیں ہدایات تھیں کہ آپ لوگوں نے راولپنڈی میں پہنچنا ہے لیکن ہماری نظریں ان پر لگی ہوئی تھیں کہ کاش! ہم بھی ہوا میں اڑ کر وہاں پر پہنچ جائیں۔ وہ جذبہ جو قائد کا، عوام کا باہر آنا، رکاوٹوں اور دفعہ 144 کی پرواکئے بغیر کہ میرا ملک مجھے پکار رہا ہے، اگر میاں محمد نواز شریف باہر نہ نکلتے تو خدا کی قسم وہاں پر جو containers لگائے گئے تھے عوام کا یہی عزم تھا کہ وہ ان containers کو جو شاہراہ دستور پر لگائے گئے تھے ان کی دھجیاں بکھیر دیتے۔ وہاں پر جو لوگ پیٹ رہے تھے، چیخ رہے تھے کہ یہاں پر رکاوٹیں لگائی گئی ہیں جن کا بزنس تھا اور جن کا مال و اسباب اس کے اندر تھا اور جو اس کی لوٹ مار ہو رہی تھی عوام کی طبیعت اس کی وجہ سے بہت خراب تھی۔

جناب سپیکر: اب آپ جلدی سے wind up کریں۔ دوسروں کا بھی خیال رکھیں۔ میری بہن دوسروں نے بھی بولنا ہے۔

محترمہ طیبہ ضمیر: جناب سپیکر! 16۔مارچ کے اس قومی دن کو انشاء اللہ پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایک انقلابی دن تھا، انقلاب کی ایک نوید لے کر آیا ہے، اللہ کے فضل و کرم سے یہ کارواں میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں بڑھتا چلا جائے گا۔ جب تک ہم اپنی منزل پر نہیں پہنچ جاتے اس وقت تک ہم اپنی کوشش کو اپنی جدوجہد کو ختم نہیں کریں گے۔ آئین کے لئے، rule of law کے لئے، اپنے پاکستان کے عوام کے لئے اور جس طریقے سے میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف محنت کرتے ہیں، جس طریقے سے وہ میرٹ کو پاکستان میں رائج کرنا

چاہتے ہیں، جس طریقے سے وہ ہسپتالوں کو بہتر بنانا چاہتے ہیں، پاکستان ایک دن دنیا کے نقشے پر مثالی مملکت خداداد بن کر ابھرے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ جی، منڈا صاحب!

چوہدری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! اس تاریخی موقع پر اپنا حصہ نہ ڈالنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرا ایک اخلاقی جرم ہوگا اس لئے میں نے گزارش کرکے آپ سے ٹائم لیا ہے ورنہ سب دوست میرے سے سینئر بیٹھے ہوئے ہیں۔

حاجی احسان الدین قریشی: اخلاقی نہیں، سیاسی جرم بھی ہوگا۔

چوہدری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): میں اس تاریخی اجلاس اور اس تاریخی موقع پر آج پاکستان کے 16 کروڑ عوام کو اس بات کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ 28۔ مئی 1998 جس دن پاکستان دنیا کی پہلی اسلامی ایٹمی طاقت بنا تھا اور قائداعظم محمد علی جناح کے خواب کی تعبیر مکمل ہوتے ہوئے آج اس کا دوسرا اہم مرحلہ میری مراد آزاد اور مضبوط عدلیہ کا قیام جس میں 16۔ مارچ کا سورج ایک آزاد عدلیہ کے ساتھ طلوع ہوا۔ میں تمام عالم اسلام کے لئے دعائیں کر رہا تھا، پاکستان کی عدلیہ کے لئے اور پاکستان کی 16 کروڑ عوام بشمول تمام سیاسی جماعتیں پاکستان مسلم لیگ (ن)، تحریک انصاف، جماعت اسلامی، خاکسار تحریک، عوامی ملی پارٹی اور باقی دیگر سیاسی جماعتیں، سول سوسائٹی کے لوگ اور پاکستان کے میڈیا کے وہ ہمارے ساتھی جو ہماری اس جدوجہد اور ہماری اس تحریک میں ہمارے شانہ بشانہ رہے اسی طرح میں سمجھوں گا کہ یہ بے انصافی ہوگی کہ میں اگر اپنے وکلاء بھائیوں کو خراج تحسین نہ پیش کروں کہ جنہوں نے 12۔ مارچ 2007 کو شیشے کے محل میں بیٹھے ہوئے اس وقت کے ڈکٹیٹر جنرل مشرف کے محل میں پتھر مار کر مال روڈ پر اپنا خون دے کر اس تحریک کا آغاز کیا تھا اور اس موقع پر میں "جیو ٹی وی" والوں کو اس تحریک میں share کرنے پر ان کی عظمت کو سلام کرتا ہوں جنہوں نے پاکستانی عوام میں اتنا شعور بیدار کیا کہ 15 اور 16۔ مارچ کو ہماری تحریک کامیاب ہوئی۔ میں اس موقع پر پیپلز پارٹی کے ان ساتھیوں کو بھی خراج تحسین پیش کروں گا جنہوں نے اقتدار کو جوتے کی نوک پر رکھ کر ٹھوکر ماری اور ہماری تحریک کا حصہ بنے۔ میں اس موقع پر بے نظیر (شہید) کی روح کو بھی سلام پیش کرتا ہوں۔

میرے بھائی خواجہ سعد رفیق نے لانگ مارچ سے ایک دن پہلے فرمایا تھا کہ لاہور کی دیواریں بھی ہمارا ساتھ دیں گی اور 15-مارچ کی دوپہر نے یہ ثابت کر دیا کہ لاہور کی در و دیوار چھوٹے بچے، میری مائیں بہنیں، نوجوان اور بوڑھے ساتھیوں نے جس طرح میاں محمد نواز شریف کا ساتھ دے کر ایک تاریخ رقم کی، یقین کریں اس کی مثال ماضی میں کبھی بھی نہیں ملتی۔ ہم نے چیف جسٹس کا استقبال 14۔جون کو لاہور میں دیکھا تھا لیکن 15-مارچ کی شام کو ہم نے راوی روڈ اور شاہدرہ پر اپنے قائد کے لانگ مارچ میں عوام کی جو participation تھی وہ اسے مات کر گئی۔ میں اس موقع پر اب یہ امید کروں گا کہ جس طرح دفاع پاکستان اور استحکام پاکستان ہو گیا اسی طرح عدلیہ مضبوط ہو گئی۔ ہم نے باقی تمام اداروں کو بھی مضبوط کرنا ہے۔1973 کے متفقہ آئین کو اس کی اصل شکل میں بحال کرنا ہے۔ ابھی تو ہم نے دو زینے طے کئے ہیں، ابھی ہم نے بہت سے زینے طے کرنے ہیں۔۔۔

(اذان عشاء)

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ ہمارے تمام ساتھی جو اس تحریک میں ہمارے ساتھ تھے ان تمام کو خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ موجودہ گورنر راج کے غیر آئینی اقدامات ہمارے جن دوستوں نے نہیں مانے، اللہ تعالیٰ ہمیں جب پنجاب کی حکومت میں واپس لائے گا تو ہم ان دوستوں کو وہ عزت اور وہ مقام دیں کہ آئندہ جو شخص غیر آئینی اور غیر قانونی حکم ماننے سے انکار کرے اسے قوم اپنے سر اور آنکھوں پر بٹھائے۔

جناب والا! سابقہ ایام میں آپ کا، ہمارے ڈپٹی سپیکر اور ہمارے وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان صاحب کا جو کردار رہا ہے اور بالخصوص ہمارے Unification Group کے ساتھیوں کا جو تاریخی کردار رہا ہے اس کی نظیر ماضی میں نہیں ملتی تو میں اس موقع پر آپ کو بھی اور تمام ساتھیوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، اعجاز صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے اس معزز ایوان میں بات کرنے کے لئے کوئی تین گھنٹے انتظار کرنا پڑا، بلاشبہ یہ تین گھنٹے کا انتظار ہمارے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتا کیونکہ ہم تو وہ لوگ ہیں

جو پچھلے دو سال سے سر بکفن ہیں۔ اس ملک میں آزاد عدلیہ کی بحالی، rule of law اور اداروں کی مضبوطی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آج میں بات کروں گا کہ جب پاکستان کی تاریخ کو زیر بحث لائیں تو پاکستان کے 59 سال ایک طرف اور پچھلے یہ دو سال ایک طرف ہیں۔ پچھلے 59 سالوں میں اس ملک کے اندر عدلیہ کا کردار یہ رہا کہ یہاں پر آئین توڑنے والوں کو نہ صرف تحفظ دیا گیا بلکہ فرد واحد کو آئین میں ترامیم کرنے کی اجازت بھی دی گئی۔ 58/2-B جیسی کالی دفعہ کا جب استعمال کیا گیا اور جب اس کے خلاف references سپریم کورٹ میں گئے تو سپریم کورٹ نے آئین کی روح کی پروا نہیں کی بلکہ ایوان صدر میں بیٹھے ہوئے شخص کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس وقت بھی سیاہ فیصلے کئے گئے۔ پچھلے 59 سالوں میں اداروں کے حالات دیکھئے، شرم سے سر جھک جاتا ہے تو پھر 9-مارچ 2007 کو جب چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے اس وقت کے آمر کے سامنے نہ کی تو پوری قوم، وکلاء، سول سوسائٹی اور میڈیا کو یہ امید پیدا ہوئی کہ شاید اس قوم کا مسیحا یہی ہے اور اس کے ساتھ کسی مکتبہ فکر کی کوئی لالچ نہیں تھی۔ پاکستان کے اندر آزاد عدلیہ کی بحالی کا خواب، پاکستان کے اندر اداروں کی مضبوطی کا خواب، پاکستان کے بہتر اور روشن مستقبل کا خواب لے کر یہ سارے مکتبہ فکر چلے۔ اس دوران وکلاء نے کون کون سی قربانی نہیں دی؟ ساہیوال بار کے اندر وکلاء کو جلانے کی مذموم کوشش کی گئی، پشاور کے اندر وکلاء کے اوپر سے گاڑیاں گزار کر انہیں روند دیا گیا۔ کراچی میں ملیر کے صدر کے جسم کو سر عام گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ جب یہ اعلان وزیر اعظم پاکستان کر رہے تھے تو گوجرانوالہ میں ایک کمرے میں میرے محبوب قائد میاں محمد نواز شریف اور وزیر قانون بھی ٹی وی دیکھ رہے تھے تو میں اپنی آنکھوں کے آنسو نہیں روک سکا کیونکہ میرے وہ ساتھی جنھوں نے اس تحریک کی کامیابی کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں ان کی قربانیاں میری آنکھوں کے سامنے تھیں۔ ہم نے اپنی چھاتیوں اور کمر پر لاٹھیاں کھائی ہیں، ہم جیلوں میں گئے ہیں اس لئے کہ ہم اس ملک کو انشاء اللہ آزاد عدلیہ دلوائیں گے۔ یہ تحریک چل رہی تھی تو اس تحریک کے دوران میرے قائد میاں محمد نواز شریف اس ملک میں واپس آئے اور انھوں نے الیکشن سے قبل اپنے تمام امیدواروں سے اس بات کا حلف لیا اور عزم کیا کہ کامیابی کے بعد ہم اس ملک کے اندر آزاد عدلیہ بحال کریں گے۔ اس تحریک کے اندر بہت لوگوں کی قربانیاں موجود ہیں لیکن اس تحریک کو

دوام نہیں ملتا اگر میاں محمد نواز شریف 15۔ تاریخ کو دوپہر 2 بجے سر بکفن ہو کر باہر نہ نکلتے، وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ، اپنی پارٹی کے اکابرین کے ساتھ اس عزم کے ساتھ کہ اس ملک کے بچے، بوڑھے، مرد اور خواتین سب ان کے ساتھ ہوں گے، اس کے نتیجے میں آپ نے دیکھا کہ پھر انتظامیہ کو عوام کے سیلاب کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے اور الحمدللہ آج ہم سب کے چہرے دمک رہے ہیں۔ آج ہم بدلی ہوئی تاریخ پر خوشیاں منارہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آج کے دن جہاں خوشیاں منائی جارہی ہیں وہاں ان شہداء کے لئے اس ایوان میں آج فاتحہ خوانی کی جائے جنہوں نے اس تحریک کے دوران اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے ہیں۔ ان زخمیوں کے لئے بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کہ جنہوں نے اپنے جسموں پر زخم کھائے ہیں۔ میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جس طرح عدلیہ آزاد ہوئی ہے اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹ کی آزادی کی نوید بھی سامنے آئے۔ میں اس موقع پر جس ہاؤس سے بات کر رہا ہوں مجھے اس کا ذکر بھی فخر سے کرنا ہے کہ آپ دیکھیں کہ یہاں پر ایک P.C.O judgement کے ذریعے قائد ایوان کو سیاسی منظر نامے سے ہٹانے کی کوشش کی گئی اور چند گھنٹوں میں یہاں پر گورنر راج نافذ کر دیا گیا۔ یہاں یہ کوشش کی گئی کہ پنجاب اسمبلی کے ممبران کی ہارس ٹریڈنگ کر کے اور ان کی خرید وفروخت کر کے ایک جعلی حکومت بنائی جائے لیکن پنجاب کی تاریخ کے برعکس اس معزز ایوان کے ممبران نے ان تمام offers کو اپنے جوتے کی نوک پر لکھا اور یہ ثابت کیا کہ پاکستان میں رجحانات بدل رہے ہیں۔ پاکستان کے اندر عدلیہ آزاد ہو رہی ہے، پاکستان میں پارلیمنٹ کے ایوان مضبوط ہو رہے ہیں اور پاکستان الحمدللہ خوب ترقی اور خوشحالی کے راستے پر گامزن ہو رہا ہے۔

جناب والا! میں تمام ممبران کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے مسلم لیگ (ن) کی قیادت کے ساتھ اپنی وابستگی کو قائم رکھا۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: اس تحریک کے دوران شہید ہونے والوں کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر: محترمہ سکینہ شاہین صاحبہ!

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے 16 کروڑ عوام کو سلام پیش کرتی ہوں۔ اس کے بعد وکلاء، تحریک انصاف، صحافی، میڈیا اور تمام پارٹیوں کو جو اس مقصد میں ہمارے ساتھ تھیں، Unification Group جو اس امتحان کے وقت میں بغیر کسی لالچ کے قومی مشن میں ہمارے ساتھ تھا اور تمام ممبران، آپ اور خواتین و حضرات کو سلام پیش کرتی ہوں۔ میں سب سے بڑھ کر قائد عوام کی ہمت و جرأت اور بیباکانہ اور لیڈرانہ کاوشوں اور اقدامات کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ آپ نے کلمہ حق اور آزاد عدلیہ کے لئے اپنی جان کی پروا کئے بغیر جس جرأت کا مظاہرہ کیا جس پر اللہ تعالیٰ نے 16 کروڑ عوام کے اس ملک کا سر پوری دنیا میں بلند کر دیا اور قائد عوام کی عزت میں اللہ تعالیٰ نے بے حد اضافہ فرمایا۔

رکھتے ہیں جو اوروں کے لئے خلوص کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کے بکھرا نہیں کرتے
آپا شمیم نے اک لعل پالا ہے
پورے ملک میں جس کا اجالا ہے
عزائم اس کے ہیں دیکھنے کے لائق
قائد عوام جرأت و ہمت والا ہے
ساری قوم کا یہی نعرہ ہے
نواز شریف قائد ہمارا ہے

جناب سپیکر: محترمہ زمرد یاسمین صاحبہ!

محترمہ زمرد یاسمین رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آخر کار 16-مارچ کو restoration of judges and rule of Law ہو گیا۔ یہ کس طرح سے ہوا تو یہ پاکستان کی 16 کروڑ عوام کی کوششوں اور کاوشوں کے ساتھ ہوا۔ اس میں سب سے اہم کردار میاں محمد نواز شریف صاحب کا ہے۔ اگر وہ 15-مارچ کو ہمت اور جرأت کے ساتھ نہ نکلتے تو کبھی عوام سڑکوں پر نہ آتی۔ ہماری ساری عوام

مبارکباد کی مستحق ہے اور ہمارے معزز اراکین بھی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جنہیں مختلف ترغیبات دی گئیں اور ہر طرح کا دباؤ بھی ڈالا گیا لیکن پھر بھی انہوں نے ہمت کے ساتھ یہ مشکل وقت گزارا۔

جناب سپیکر! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اگر اقوام ہمت اور پر عزم ہو کر لانگ مارچ کرنا چاہیں تو ان کے راستے کو روکا نہیں جا سکتا اس سلسلے میں چاہے حکومت کسی بھی طرح کے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرے لیکن وہ لانگ مارچ کو نہیں روک سکتی۔

دین حق شمع الہیٰ کو بجھا سکتا ہے کون
جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

جناب والا! مختلف قوموں نے مختلف طریقوں سے لانگ مارچ کئے ہیں۔ اگر جارجیا میں دیکھیں تو انھوں نے 28 دن لگائے، کسی نے 32 دن لگائے اور کہیں 7 دن کا دھرنا دیا گیا لیکن یہاں پر پاکستانی قوم کی عظمت کو سلام کرنا چاہئے کہ جیسے ہی میاں محمد نواز شریف باہر نکلے ہیں تو پوری قوم نے ان کا ساتھ دیا ہے اور اسلام آباد پہنچنے سے پہلے ہی چیف جسٹس اور دوسرے جج صاحبان کو بحال کر دیا گیا۔ میں آخر میں یہ شعر پڑھوں گی کہ:

حاکم شہر کچھ سوچ کے چپ بیٹھا ہے
پوری بستی کو وہ بستی سے نکالے کیسے

جناب سپیکر! حقیقت میں یہ فتح میاں محمد نواز شریف کی فتح ہے جس پر پوری قوم مبارکباد کی مستحق ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ایوان کی کارروائی کے لئے وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ اب محترمہ دیبا مرزا صاحبہ!

محترمہ دیبا مرزا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں عدلیہ بحالی کی اس دو سالہ تحریک کو کامیابی سے ہمکنار ہونے پر وکلاء برادری اور مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں عدلیہ بحالی کی تحریک میں شہید ہو جانے والے وکلاء اور سیاسی کارکنوں کو بھی خراج عقیدت پیش کرتی ہوں۔ میں اس تحریک میں میڈیا کے بڑے مؤثر اور positive کردار پر

انہیں سلام پیش کرتی ہوں۔ اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں میرے قائد میاں محمد نواز شریف کا کردار بہت اہم ہے۔15-مارچ کو میاں محمد نواز شریف اگر اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر پوری قوم کے لئے لانگ مارچ کی قیادت نہ کرتے تو لوگوں میں شاید اتنا جذبہ نہ ابھرتا جتنا ان کی قیادت میں لوگوں نے بھرپور انداز سے لانگ مارچ میں شرکت کی۔ میاں صاحب سے عقیدت کا جذبہ دیدنی تھا، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں نے ساری رات جاگ کر سڑکوں پر کاٹی اور میاں صاحب کے قافلے کا ساتھ دیا۔ تمام سیاسی جماعتیں، وکلاء اور سیاسی کارکنوں کی محنت کا ثمر اور 15-مارچ کے لانگ مارچ کا نتیجہ تھا کہ ہمیں 16-مارچ کا دن دیکھنا نصیب ہوا۔25-فروری کو سپریم کورٹ کے ہاتھوں شریف برادران کو سیاسی طور پر ختم کئے جانے کے فیصلے سے بات نہیں بنے گی۔ عدالتی فیصلے سے نہ تو بھٹو کو ختم کیا جا سکا اور نہ ہی شریف برادران کو عوام کے دلوں سے نکالا جا سکا۔ عدالتیں مقبول عام عوامی لیڈروں کو عوام کے دلوں سے نہیں نکال سکتیں۔

لمحوں نے خطا کی تھی
صدیوں نے سزا پائی

پاکستانی قوم کب تک یہ سزا بھگتے گی؟ ابھی تک بھٹو کی پھانسی کا بھگتان نہیں کر سکے تو شریف برادران کی نااہلی کیا کیا گل کھلائے گی؟ بہتر ہو گا کہ پھانسیوں اور نااہلیوں کا کلچر ختم کیا جائے۔ میں اپنی بات اس شعر پر ختم کرتی ہوں کہ:

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

جناب سپیکر: جی، ماشاء اللہ۔ محترمہ انجم صفدر صاحبہ تشریف رکھتی ہیں؟

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! انجم صفدر صاحبہ کی جگہ میں بولنا چاہتی ہوں کیونکہ میں بھی فیصل آباد سے ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں۔ آج آپ اپنی بات کر لیں، کوئی بات نہیں۔ ان کے بعد محترمہ شازیہ اشفاق مٹو صاحبہ بات کریں گی پھر محترمہ نسیم ناصر خواجہ بات کریں گی۔ اگر کوئی بغیر نمبر کے ہوں گے تو ان کو بھی چلالیں گے، ایسی کوئی بات نہیں۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ! منٹوں میں بات کریں، وقت بہت کم ہے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ 16-مارچ ایک ایسا تاریخی دن ہے کہ جس دن پاکستان میں ایک نئی تاریخ رقم ہوئی۔ میں سمجھتی ہوں کہ مارچ کا مہینہ پاکستان کی تاریخ میں ایک ایسا مہینہ بن چکا ہے جو پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے رقم ہو گیا ہے۔ آج سے بہت سال پہلے اسی پاکستان میں 23-مارچ کی بنیاد ہمارے محترم قائداعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ نے رکھی تھی اور میرا خیال ہے کہ 16-مارچ کا دن جو repeat ہوا ہے وہ یہی ہوا ہے کہ 23-مارچ کو بنیاد رکھی گئی اور 16-مارچ کو پاکستان میں انصاف کو آزادی ملی۔ 23-مارچ کو ہم نے انگریز سے آزادی لی تھی اور اب 16-مارچ کو ہم نے انصاف کی آزادی حاصل کی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ مارچ کا مہینہ ہمارے لئے بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ 23-مارچ کو جب پاکستان کی قیادت قائداعظم کے پاس تھی تو آج 16-مارچ کو وہ قیادت ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کے پاس تھی اور میں اس کو بندہ حُر کہتی ہوں کہ اس بندے نے اپنی جان کی پرواکئے بغیر یہ سب کیا۔ اسے طرح طرح سے ڈرایا گیا، ہر طرف سے فون آئے اور ہر طرف سے دھمکیاں دی گئیں لیکن اس بندے نے کہا کہ میں ملک کے لئے اپنی جان قربان کر سکتا ہوں۔ اس نے کہا کہ:

ہم نہیں جانتے الفت کو تحائف سے مگر
تحفہ دیتے ہیں تو صرف جاں کا دیا کرتے ہیں

جناب والا! وہ ملک کے لئے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر باہر نکلے تو میں کہتی ہوں کہ انہوں نے زندگی کے ہر شعبے میں ہر ایک کو زندہ کیا اور ہر ایک کو اپنے ساتھ ملایا۔ خصوصاً انہوں نے قائداعظم کی طرح اپنے وطن کی بہنوں، بیویوں اور ماؤں کو ساتھ ملانے کے لئے کوشش کی کیونکہ قائداعظم نے بھی یہی کہا تھا کہ اپنے دوپٹوں کو پرچم بنالو تو میرے قائد نے بھی کہا کہ:

تیرے سر پہ یہ رنگیں آنچل خوب ہے لیکن
تُو اس آنچل سے ایک پرچم بنا لیتی تو اچھا تھا

اور ہماری بہنوں نے اس بات کو لبیک کہا۔ میں کہتی ہوں کہ آج کے بعد کوئی ڈکٹیٹر بے شک وہ civilian ہو یا فوجی ہو بالکل بھی ہمت نہیں کر سکے گا کہ اندھیر نگری میں ہاتھ ڈالے۔ میں کہتی ہوں کہ اس ڈکٹیٹر نے ہمارے اوپر جو شب خون مارا ہے میں اس کو ایک شعر کے اندر صرف ایک پیغام دینا چاہتی ہوں کہ:

اندھیرے کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والو
اجالے کا پس منظر بڑا بھیانک ہوتا ہے

اور آج ہمارے قائد نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ شازیہ اشفاق مٹو صاحبہ!

محترمہ شازیہ اشفاق مٹو: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ سب کو مبارک باد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ آج حقیقی معنوں میں ہم الیکشن جیتے ہیں۔ اسی آزاد عدلیہ کے قیام کا ہم نے عوام سے وعدہ کیا تھا۔ جب پیپلز پارٹی کہتی تھی کہ یہ آپ کا منشور ہے لیکن ہمارا نہیں ہے تو آج ہمیں خدا نے سرخرو کیا ہے اور آج ہمارا سر فخر سے بلند ہے کہ ہم اس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں جس نے پوری دنیا میں پاکستان کا نام بلند کر دیا ہے۔ آج ہمارا موقف پوری دنیا نے تسلیم کیا ہے چاہے ہمیں سیڑھیوں پر اجلاس منعقد کروانے پڑے، چاہے ریلیاں نکالنی پڑیں، ڈنڈے کھانے پڑے یا پرچے کٹوانے پڑے لیکن ہم نے ایک ڈکٹیٹر کے خلاف آواز اٹھائی اور بقول حبیب جالب "رسم انکار چل پڑی ہے۔" میاں محمد شہباز شریف صاحب نے کہا کہ "ایسے دستور کو میں نہیں مانتا" پوری قوم نے بھی ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ چاہے وہ گوجرانوالہ میں ڈی آئی جی چیمہ صاحب ہوں، اطہر وحید ہو یا ڈی پی او حافظ آباد ہو سب نے انہی کی تائید کی ہے۔ انہی کی وجہ سے ڈکٹیٹر کو عدلیہ بھی بحال کرنی پڑی۔ میں آپ کو، آپ کی پوری قیادت کو، وکلاء، عوام اور میڈیا کو مبارکباد دیتی ہوں کہ انہوں نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ یہ سب اسی صورت میں ممکن ہوا ہے جب ہمارے لیڈر میاں محمد نواز شریف سب کو ساتھ لے کر چلے۔ سنا ہے کہ:

مل کر چلنے سے مقدر جاگ اٹھتے ہیں
یہی اِک بات آزمانے کو چلو ایک ساتھ چلتے ہیں

اب قوم کو بے وقوف بنانا، دھوکے میں رکھنا آسان نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے حقوق کو پہچانتے ہیں اور انہیں ان کا تحفظ کرنا بھی آتا ہے۔ ہمارے ایجنڈے میں شامل تھا کہ مسلم لیگ (ن) کی تنظیم سازی مارچ میں شروع ہو رہی ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ پورے ملک میں مسلم لیگ (ن) سے بڑھ کر کوئی جماعت نہیں کیونکہ عوام نے ہمارا ساتھ دے کر خود ہی تنظیم سازی کر دی ہے۔ پرویز مشرف نے جو حالات آٹھ سال میں پیدا کئے وہ زرداری صاحب اور ان کے حامیوں نے آٹھ ماہ میں پیدا کر دیئے۔ آخر میں پیپلز پارٹی نے ہماری جماعت کے ہر ممبر کو خریدنے کی کوشش کی۔ اس شعر کا پہلا مصرعہ پیپلز پارٹی کے نام اور دوسرا مصرعہ ہمارے لازوال اصولوں والی پارٹی کے نام ہے کہ:

کسی کی کیا مجال تھی جو کوئی ہم کو خرید سکتا فراز
ہم تو خود ہی بِک گئے خریدار دیکھ کر

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ!

محترمہ شمیلہ اسلم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں بھی اپنے دیگر ساتھیوں کی طرح اپنے جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے اپنے لیڈر میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، میڈیا، وکلاء اور اپنے ان پولیس افسران جنہوں نے حکومت کی بجائے اپنے جذبات اور عوام کا ساتھ دیا اور اپنی تمام پاکستانی عوام کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ 16-مارچ کے لانگ مارچ نے یہ ثابت کر دیا کہ پاکستانی عوام نہ صرف بیدار ہے بلکہ باشعور بھی ہے۔ اگرچہ گورنر پنجاب اور وفاقی حکومت نے ان لوگوں کا راستہ روکنے کی کوشش کی لیکن پاکستانی عوام نے یہ ثابت کیا کہ راستے کتنے بھی کٹھن کیوں نہ ہوں وہ منزلیں آسانی سے پار کر لیتی ہے۔ جب بھی وہ کسی چیز کا تہیہ کرتی ہے تو پاکستانی عوام نے ثابت کیا کہ وہ جانتے ہیں کہ حقیقی جمہوریت کیا ہوتی ہے اور عدلیہ کی آزادی کیا اہمیت رکھتی ہے، کوئی ملک عدلیہ کی آزادی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا اور یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا منشور بھی ہے۔ میں

پاکستان پیپلز پارٹی کو یہ پیغام دینا چاہتی ہوں کہ اب وقت ہے کہ وہ اپنے ضمیر اور اپنے لوگوں کی آواز سنیں ورنہ زمانہ ان کی نسلوں کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ نسیم ناصر خواجہ صاحبہ!

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: بہت شکریہ۔ نحمدو نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ ہم سب کے جذبات نہیں ہیں بلکہ 16 کروڑ عوام کے جذبات ہیں جو اس لانگ مارچ میں شریک نہیں تھے وہ اپنے ٹیلی ویژن کے آگے بیٹھ کر دعائیں مانگ مانگ کر پھونکیں مار رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قائد کو فتح نصیب کرے لہذا 16-مارچ کا دن ہمارے لئے خوشی کی نوید لے کر آیا۔ میں زیادہ بات نہیں کروں گی اور صرف گورنر سلمان تاثیر کے بارے میں بات کروں گی۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ کسی کا نام نہ لیا جائے تو بہتر ہے۔

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: جناب سپیکر! ہمیں شرم آتی ہے جب ہم مال روڈ کی سڑک سے گزرتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ گورنر ہاؤس کی بجائے تھیٹر ہاؤس رکھ دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے 14,15 مارچ کو جو پتنگ بازی والا سلسلہ شروع کیا تو نہ صرف اس نے اپنے گورنر ہاؤس کے دروازوں کو کھول دیا بلکہ کئی لوگوں کی جانیں بھی ضائع ہوئیں جس کی میں پر زور مذمت کرتی ہوں۔ میں اس بات کی بھی مذمت کرتی ہوں کہ گورنر کو وہاں سے ہٹایا جائے، گورنر راج ختم کیا جائے اور اسمبلی کو 25-فروری والی پوزیشن پر دوبارہ واپس لایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، معین وٹو صاحب! ان کے بعد کلو صاحب کی باری ہے۔

جناب محمد معین وٹو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جتنے اسمبلی کے اجلاس ہوئے ہیں آج سب سے زیادہ خوشگوار دن ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو اچھی بات نہیں ہے۔

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! پہلے جتنے بھی اجلاس ہوتے تھے اس میں ہم مسائل کی نشاندہی اور اظہار پریشانی کیا کرتے تھے مگر آج واحد خوشگوار دن ہے کہ ہم آج اظہار تشکر اور خوشی کے جذبات سے

لبریز ہیں اور اس خوشی کی جھلک آپ کی طبیعت پر بھی بڑی عیاں ہے۔ آج ہمیں آپ پہلی دفعہ خواتین پر اتنے مہربان نظر آئے کہ آپ نے سب سے زیادہ ٹائم انہیں ہی دیا۔

جناب سپیکر: ان کی باری بعد میں آئی ہے۔

جناب محمد معین وٹو: لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی آپ کو حق حاصل تھا کہ آج کے دن کی نسبت سے آپ کو بھی اپنے جذبات کے اظہار کا موقع ضرور ملنا چاہئے تھا اس لئے بھی یہ بڑا تاریخی دن ہے کہ آج پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے افراد مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے عدلیہ کی آزادی کے لئے دن رات جدوجہد کی۔ میں خاص طور پر وکلاء طبقہ کا جنہوں نے مسلسل دو سال جدوجہد کی اور بڑی قربانیاں دیں اور پاکستان کے ان دانشوروں کو خصوصی طور پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ پھر تمام سیاستدانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے عدلیہ کی آزادی کے لئے حصہ لیا اور خصوصی طور پر محترم میاں محمد نواز شریف جن کی قیادت میں یہ حتمی فیصلہ ہوا اور یہ تحریک منطقی انجام تک پہنچی مگر ایک بات کا میں مختصراً ذکر کرنا ضروری سمجھوں گا کہ وکلاء نے بھی اہل اقتدار کو احتجاج کر کے منتیں کیں کہ عدلیہ کو آزاد کر دیا جائے مگر وہ نہیں مانے، سول سوسائٹی نے بھی احتجاج کیا مگر نہیں مانے، وکلاء اور سیاستدانوں نے احتجاج کیا مگر نہیں مانے، میڈیا نے احتجاج کیا مگر وہ عدلیہ کی آزادی کے لئے نہیں مانے لیکن آخرکار جب 15-مارچ کا دن آیا، جب میاں محمد نواز شریف کی زیر قیادت عوام کا ایک سمندر جب اسلام آباد کی طرف رواں دواں تھا اور جب انہیں یہ علم ہوا، یہ احساس ہوا کہ اب یہ سمندر ہمیں لے ڈوبے گا تو اس میں دلچسپ پہلو یہ ہے کہ تمام منتوں اور احتجاجوں کو نظرانداز کرتے ہوئے جب یہ سیلاب دیکھا تو اس وقت یہ کہا گیا کہ ہم تو عدلیہ کو آزاد کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں تو صرف اسی دن کا انتظار تھا لہذا آج ہم عدلیہ کو آزاد کرتے ہیں اور چیف جسٹس کو بحال کرتے ہیں۔ مجھے ایک دلچسپ واقعہ یاد آ رہا ہے کہ "کوئی بگڑا ہوا بچہ کھانا نہیں کھا رہا تھا تو اس کی والدہ نے بڑی منت کی کہ بیٹا! کھانا کھا لو تو اس نے کہا کہ میں نہیں کھاؤں گا۔ اس کی بہنوں نے کہا کہ بھائی! کھانا کھا لو تو اس نے کہا کہ میں نہیں کھاؤں گا۔ وہ بڑے پریشان ہوئے کہ اب اس کا کیا طریقہ اپنائیں؟ جب اس بچے کے والد صاحب آئے تو اس بگڑے ہوئے بچے کی والدہ اور بہنوں نے کہا کہ یہ کھانا نہیں کھا رہا حالانکہ ہم نے اس کی بڑی منتیں بھی کی ہیں۔ والد صاحب نے کہا کہ نہیں کھا رہا تو میں اسے سمجھاتا ہوں۔ جب اس نے ہاتھ میں ڈنڈا لیا اور کہا کہ بھئی! کھانا کھاتے ہو تو اس

بچے نے کہا کہ میں نے کب انکار کیا ہے، لائیں میں کھانا کھاتا ہوں۔ جب وہ کھانا کھانے لگا تو اس کی ماں اور بہن نے کہا کہ بیٹا! ہم نے بھی تو آپ کی منتیں کی تھیں، آپ ہمارے کہنے پر کھا لیتے تو اس بچے نے کہا کہ "تساں کوئی ایڈے پیچ نال مینوں کیہا سی جیویں ایہناں مینوں آکھیا اے" ان کو ہماری کسی منت کی سمجھ نہیں آئی صرف خوف اور اس سیلاب میں جو میاں محمد نواز شریف کی زیر قیادت نکلا تھا اس کی وجہ سے آئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اللہ کا شکر ادا کریں۔

جناب محمد معین وٹو: یقیناً اللہ کا شکر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہوئی ہے مگر اس میں خوبصورتی یہ تھی کہ یہ تب مانتے جب وکیلوں نے احتجاج کیا تھا، جب انہوں نے قربانیاں دی تھیں لیکن اس وقت کسی نے یہ بات نہیں مانی۔ میں پھر بھی کہتا ہوں کہ آج پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے افراد، پاکستان کے عوام اور خصوصی طور پر محترم میاں محمد نواز شریف خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ خداوند کریم اس پاکستان کو تا قیامت سلامت رکھے۔ آج یہ کامیابی ہمیں مستقبل میں پاکستان کی ترقی کی ایک روشنی دکھا رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان اب آئندہ بھی اسی طرح ترقی کرے گا اور پاکستان میں یہ آزادی کا سورج ہمیشہ طلوع رہے گا۔ شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ سب نے جو باتیں کی ہیں اس کے لئے ایک شعر ہے کہ:

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو شبنم
دریاؤں کے دِل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں

(نعرہ ہائے تحسین)

کلو صاحب! میرے خیال میں پہلے رانا صاحب کو موقع دے دیں کیونکہ یہ بڑی دیر سے مجھے اشارے کر رہے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: ٹھیک ہے۔

رانا تنویر احمد ناصر: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے وقت کا بھی احساس ہے اور اس بات کا بھی بخوبی علم ہے کہ ٹیل پر رہنے والے زمینداروں کو پانی کم ہی ملتا ہے۔ بہرکیف آزاد عدلیہ اور چیف جسٹس

افتخار محمد چودھری کی بحالی پر ان کی ٹیم کے ممبران اور پوری قوم کو مبارک ہو۔ پاکستان کی سیاسی پارٹیاں اس تحریک میں شامل رہی ہیں۔ میڈیا، سول سوسائٹی خصوصاً وکلاء صاحبان، Unification Group کے ممبران اور مسلم لیگ (ن) کے جو ممبران صوبائی اسمبلی ہیں ان کو بھی مبارک ہو۔ جب نیت نیک ہو اور ارادے پختہ ہوں تو بعض اوقات جو زبان سے الفاظ ادا کئے جاتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ منظور کر لیتا ہے۔ ہمارے قائدین نے جلسہ عام میں یہ باتیں کہی تھیں کہ لانگ مارچ کا قافلہ ابھی جہلم کا پُل cross نہیں کرے گا تو جج بحال ہو جائیں گے تو وہ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی ہے۔ اس ملک میں لانگ مارچ تو بہت ہوتے رہے ہیں لیکن وہ ذاتی مقصد اور ذاتی اقتدار کے لئے ہوتے رہے ہیں۔ یہ واحد لانگ مارچ تھا جو آزاد عدلیہ کی بحالی اور اداروں کی مضبوطی کے لئے ہوا ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس میں کامیابی نصیب کی ہے اس پر پوری قوم مبارکباد کی مستحق ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، کلو صاحب! آپ بھی ذرا منٹوں میں ہی ختم کریں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! جیسے آپ کی مرضی ہے۔ کوئی اور دوست پہلے بولنا چاہیں تو بول لیں۔ چونکہ آپ پہلے بھی ہمیشہ شفقت اور مہربانی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ ابھی بیٹھے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں صرف مبارکباد پر ہی اکتفا کروں گا۔ پوری قوم کو یہ لمحات مبارک ہوں۔ میں اس میں تھوڑا سا یہی عرض کروں گا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کے ذریعے 62 سال بعد اس طرح کے لمحات ہماری زندگی میں آئے ہیں۔ ایک تحریک پاکستان تھی جو قائداعظم محمد علی جناح ؒ نے چلائی تھی اور ان کے جتنے رفقاء تھے انہوں نے ایک نیک مقصد کے لئے وہ تحریک چلائی جس میں بے شمار جانیں ضائع ہوئیں لیکن قائداعظم محمد علی جناح ؒ پر لوگوں کا اندھا دھند اعتقاد اس طرح سے تھا کہ پشاور کے ایک پٹھان سے کسی نے پوچھا کہ یہ "کیا کہہ رہا ہے کہ آپ سر دھن رہے ہیں" تو اس پٹھان نے جواب دیا کہ "جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے"۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یقین مانیں یہ جو عدلیہ کی تحریک چلی ہے تو پاکستان کی پوری سوسائٹی اور ہر شعبے نے ایک انگڑائی لی ہے اور یہ انگڑائی صرف ججوں نے نہیں لی، صرف وکیلوں نے نہیں لی بلکہ یہ سوسائٹی کے ہر طبقے نے انگڑائی لی ہے۔

افتخار محمد چودھری کے بارے میں ایک شعر پہلے لکھا تھا کہ "تیری اک نہ نے تجھے امر کر دیا" تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ دو سالہ تحریک جس میں ان گنت جانیں گئی ہیں اور civil society کے بے شمار لوگ مرے ہیں، کراچی میں وکیل زندہ جلائے گئے ہیں، بے شمار اپاہج ہوئے ہیں اور اس میں جتنی جانیں گئی ہیں جن کے لئے اس ایوان میں فاتحہ بھی پڑھی گئی ہے تو میں دعا گو ہوں کہ آنے والی یہ تبدیلی ہر ایک کے ذہن میں ہے۔ میں ان لوگوں کو متنبہ کرتا ہوں اور ان لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ آج تک 62 سال جنہوں نے ایک جاگیر دارانہ انداز، چالاکیوں اور مفاد پرستی کے ساتھ اس ملک کو rule کیا ہے تو میں آج پوری قوم کو مبارک دیتا ہوں کہ آج کے بعد کوئی بھی آدمی مفاد پرستی اور چالاکیوں کے ساتھ اس ملک پر rule نہیں کر سکے گا اور پھر میں پوری قوم کو مبارک دیتا ہوں کہ پوری قوم متلاشی تھی اور یہ قوم تو وہ تھی کہ "ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی" اس مٹی میں تو بہت نم تھا لیکن کمی تھی تو ان لوگوں کی تھی کہ جسٹس منیر سے لے کر عدلیہ نے اور اس وقت سے لے کر سیاستدانوں نے آج تک مفاد پرستی کا ایک دھندہ رچا رکھا تھا اور آج کے بعد کوئی مفاد پرست اس ملک اور اس عوام پر rule نہیں کر سکے گا اور میں ہر کسی کو تنبیہ کرتا ہوں کہ اگر کسی نے اس ملک میں سیاست کرنی ہے تو وہ پھر میاں محمد نواز شریف سے سیکھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج قوم کو حقیقی لیڈر مل گیا ہے اور میاں محمد نواز شریف کے لئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے۔ شکریہ

جناب سپیکر: چودھری صاحب کے لئے ایک شعر ہے جو پڑھتا ہوں کہ:

آزاد منش انسانوں کے دنیا میں ٹھکانے دو ہی تو ہیں
یا تخت جگہ آزادی کی یا تختہ جگہ آزادی کا

(نعرہ ہائے تحسین)

جی، قریشی صاحب!

حاجی احسان الدین قریشی: شکریہ۔ جناب سپیکر! 16-مارچ کا دن 16 کروڑ عوام کے لئے عید کا دن ہے۔ یہ عید کا دن اس لئے ہوا کہ اس دن نے میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں ایک تہلکہ مچا دیا اور ایک انبوہ اور crowd تھا جسے دنیا نے دیکھا کیونکہ ان کا فرمان تھا کہ ابھی جہلم تک قافلہ جائے گا کہ

حکمرانوں کی ٹانگیں لرز جائیں گی اور انشاءاللہ عدلیہ آزاد ہو گی۔ ابھی تو قافلہ گوجرانوالہ پہنچا تھا کہ حکمرانوں کی ٹانگیں لرز گئیں اور عدلیہ آزاد ہو گئی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کو پتا نہیں ہے کہ ابھی تو وہ گوجرانوالہ نہیں پہنچے تھے بلکہ ابھی ادھر ہی تھے۔

حاجی احسان الدین قریشی: جی، گوجرانوالہ سے پہلے ہی تھا۔ بہر حال گوجرانوالہ میں ہم نے شکرانے کے نوافل ادا کئے۔ یہ میاں محمد نواز شریف ہی تھے کہ جنہوں نے پاکستان کا وقار اس وقت بھی بلند کیا جب چھ ایٹمی دھماکے کئے۔ یہی وہ میاں محمد نواز شریف ہیں کہ آج اس عزم کے ساتھ جب وہ میدان میں نکلے تو آج پاکستان کا مقام دنیا میں بلند ہے اور دنیا مان گئی ہے کہ اگر پاکستان کا کوئی لیڈر ہے تو میاں محمد نواز شریف ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت میں اگر یہ نہ کہوں کہ میڈیا نے پاکستان اور پاکستانیت کے لئے جو کردار ادا کیا ہے وہ انتہائی قابل تعریف ہے اور وہ جوش اور جذبہ جس میں اور زیادہ پختگی اور زیادہ لسر آئی ہے تو وہ میڈیا کی وجہ سے آئی ہے۔ ظالموں نے میڈیا پر پابندیاں بھی لگائیں جن کی ہم مذمت کرتے ہیں لیکن یہ پابندیاں کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں۔ آج عدلیہ آزاد ہے اور پاکستان کا نام اور وقار بلند ہے۔

جناب والا! مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ صوبائی اسمبلی کا کوئی ممبر ایسا نہیں ہے جس کے گھر پولیس نے raid نہیں کیا لیکن سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ پولیس میرے گھر میں گھس گئی، چادر اور چار دیواری کے تقدس کا خیال نہیں کیا۔ میرے بیٹے کو پکڑ کر گھر سے لے گئی، میرے بھائی کو پکڑ کر لے گئی اور میرے اعزہ واقربا کو اس طریقے سے پکڑا جیسے خدانخواستہ وہ کوئی ڈاکو تھے۔ مجھے افسوس ہے اور میں اپنی قیادت اور وزیر قانون سے مشورہ کر رہا ہوں اور انشاءاللہ میرا دل کہہ رہا ہے کہ میں اس کے لئے تحریک استحقاق لاؤں۔

جناب والا! میری شادی کی بات ہوئی ہے (قہقہے)

میں پہلے یہ تصحیح کر دوں کہ میری زوجہ محترمہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ میں نے ان کے انتقال کے دو سال بعد اب یہ دوسری شادی کی ہے۔ میرے بچوں نے مجھے مجبور کیا کہ میں شادی کروں لیکن کسی نے مجھے غلط راہ پر نہیں دیکھا اور نہ میں اس طرح کا ہوں۔ چونکہ یہ ایک سنت تھی اور فریضہ تھا جو میں نے ادا کیا ہے اور ایک limited gathering کر کے۔۔۔

ملک عادل نذیر اترا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک عادل نذیر اترا: شکریہ ۔ جناب سپیکر! قریشی صاحب کی روشن خیالی پر میں انہیں داد دیتا ہوں۔(قہقہے)

خواجہ محمد اسلام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ محمد اسلام: شکریہ۔جناب سپیکر! قریشی صاحب کو وہ طریقہ بتانا پڑے گا جس سے یہ پہلی بیوی سے فارغ ہوئے ہیں۔(قہقہے)

جناب سپیکر: جی، قریشی صاحب!

حاجی احسان الدین قریشی: جناب سپیکر! محترم ممبر شاید کوئی طریقے وغیرہ ڈھونڈ رہے ہیں تو ایسا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ الحمد للہ وہ میرے لئے ایک بہت بڑا سہارا اور میرے لئے ایک اعزاز تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا بنایا تھا کہ اللہ تعالیٰ سب کی بیویوں کو ایسا کرے تو وہ ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم تھا اس میں کوئی طریقہ شامل نہیں تھا۔

جناب والا! لیاقت بلوچ صاحب جماعت اسلامی کے لیڈر ہیں۔ میں اپنے ساتھیوں اور ورکروں کے ساتھ میاں محمد نواز شریف کے پاس لاہور آیا ہوا تھا اور میں نے جی پی او چوک میں وہ کارروائیاں کیں جس کے جواب میں ہمیں شیلنگ کا سامنا کرنا پڑا تو ہم اس سے گھبرائے نہیں تھے۔۔۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! ٹائم ختم ہو رہا ہے اس لئے جلدی کریں۔

حاجی احسان الدین قریشی: جناب سپیکر! میری تیسری شادی نہیں ہے۔ میں تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میری دوسری شادی ہے۔

جناب سپیکر: اب میں آرڈر پڑھنے لگا ہوں کیونکہ دل تو نہیں کرتا کہ میں یہ پڑھوں لیکن پڑھنا پڑتا ہے کہ:

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(57)/2009/46. Dated 18th March, 2009. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under Article 54(3) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Rana Muhammad Iqbal Khan**, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f. March 18, 2009.

Dated Lahore, the
18th March, 2009

RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN
SPEAKER"